

## نظریہ القانون مفردا وعضوا ۾ پروڊیا کی بہترین بکس

مفت مصنف پروفیسر ڈاکٹر الشیخ محمد رفیق الناصحی، ذی القانون، بانی و صدر انجمن (پاکستان)

RS-255

تحقیقات تعارف القانون فی العلم الطب و الحکمتہ  
نظریہ القانون مفردا وعضوا ۾ پروڊیا کی بہترین بکس  
علم الطب کے تعارف پر ایک جامع تحقیقی کتاب ہے جس میں علم طب اور طب اسلامی کے ساتھ  
مفردا وعضوا (انٹرن) کے قانون کی وضاحت اور ان کی جسم نرمی کی وضاحت پر جان بوجھ کر لکھا گیا ہے۔



RS-285

تحقیقات علم الاربع القانون فی العلم الطب و الحکمتہ  
کمال تحقیق نظریہ القانون مفردا وعضوا کے میں طابین تحقیقاتی کتاب  
نظریہ القانون مفردا وعضوا کے عمل قانون میں اور علم طب پر ایک ایسی جامع تحقیقی علمی اور تحقیقی کتاب  
کے جس کا تعارف میں ہے اور نہ ہی ہو کہ اس کتاب کے جو کچھ علم سے ماہر اور اس کا مطالعہ کی۔



RS-380

تحقیقات القانون فی العلم الطب النبوی ۾ تحقیق  
قرآن و حدیث کے قانونی و دینی مسائل سے اس کی کوئی کتاب  
علم نبوی کی نگاہ میں ہے اور تحقیقاتی ہے اس میں مذکورہ مسائل کی تحقیق کی گئی ہے اور اس میں  
اور اس میں مذکورہ مسائل سے ایک ایسی جامع تحقیقی علمی اور تحقیقی کتاب ہے جس کا مطالعہ  
میں ہو کہ اس کتاب کے جو کچھ علم سے ماہر اور اس کا مطالعہ کی۔



RS-375

تحقیقات القانون فی العلم الاعضاء (انٹونی)  
نظریہ القانون مفردا وعضوا کے مسائل پروڊیا کی انتظامی و شرعی کتاب  
کی ایک ایسی جامع تحقیقی علمی اور تحقیقی کتاب ہے جس کا مطالعہ میں ہو کہ اس کتاب کے  
جو کچھ علم سے ماہر اور اس کا مطالعہ کی۔



RS-385

تحقیقات القانون فی العلم الطب و الحکمتہ  
علم الطب و دینیات میں ہے اور تحقیقاتی و دینیات میں ہے اور تحقیقاتی و دینیات میں ہے اور  
کی ایک ایسی جامع تحقیقی علمی اور تحقیقی کتاب ہے جس کا مطالعہ میں ہو کہ اس کتاب کے  
جو کچھ علم سے ماہر اور اس کا مطالعہ کی۔



عثمان پبلی کیشنز جلال دین ہسپتال بلڈنگ، چوک آرو بازار لاہور  
فون 042-7640094 موبائل 0333-4275783

## مطلق القانون توت شفاء تعارف القانون فی العلم الطب و الحکمتہ



مفت مصنف پروفیسر ڈاکٹر الشیخ محمد رفیق الناصحی  
ذی القانون، بانی و صدر انجمن (پاکستان)

المکتبہ الناصحیہ

243- اے نزد جامع مسجد ایب میں مارکیٹ، فیضی کالونی ساہیوال (040-4462799)  
پوسٹل ایڈریس: پوسٹ بکس نمبر 95 ساہیوال - 57000 (پاکستان)



يُؤْتِي الْحِكْمَ مَنْ يَشَاءُ  
وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا  
وَمَا يَكْتُمُونَ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝  
(٣/٢-٣٦٩)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قانونِ الحکمتہ من پشاور، ومن اہلِ الحکمتہ قلد، ابوالخیر کھوکھرا، وماہذکر الایا اولوالالباب

تحقیقات

مطلق القانون توت شفاء

## تعارف القانون فی العلم الطب والحکمتہ



محقق و مصنف

پروفیسر محمد رفیق النجیبی، پروفیسر شعبہ طب، جامعہ اسلامیہ، پشاور، پاکستان  
پروفیسر محمد رفیق النجیبی، پروفیسر شعبہ طب، جامعہ اسلامیہ، پشاور، پاکستان

**پروفیسر ڈاکٹر الشیخ محمد رفیق النجیبی**

مدیر اعلیٰ القانون، بانی و صدر النجیبی (پاکستان)

ناشر

243۔ اے نزد جامع مسجد الوب بین مارکیٹ شیخ کالونی ساہیوال

With P.O. Box 694, Sahiwal-47000 (Pakistan), Email: info@pakistar@gmail.com  
Call: (0092) 940-4482798, 0360-9821032, 0344-6815254, 0312-6821032

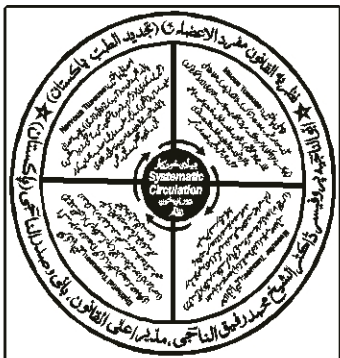
### جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

- نا کتاب ..... تعلیمات تعارف القانون فی العلم الطب والحکمتہ  
محقق و مصنف ..... پروفیسر ڈاکٹر الشیخ محمد رفیق النجیبی  
زبان ..... الانگریزی (عربی) الباصطفاہ (بصفتہ)  
بار اول ..... ۲۰۰۶ء، بار دوم ..... ۲۰۱۶ء  
بار اول ..... ۲۰۱۸ء  
تعداد ..... ۱۱۰۰  
مطبع ..... النجیبی اینڈ ڈائنامز ساہیوال  
ناشر ..... المصنف النجیبی ساہیوال  
قیمت ..... 255/- روپے

"بلنے کے پتے"

- ☆ **المکتبہ النجیبیہ ساہیوال** (0300-6921032)  
پوسٹ بکس نمبر 95، ساہیوال - 57000 (پاکستان)
- ☆ **جامعہ الطبیبہ ساہیوال** - پاکستان (سٹی پیس)  
بالقابل کورسٹ محمود ہائی سکول، شاداب ٹاؤن، جی ٹی روڈ ساہیوال
- ☆ **قومی ادارہ الطب (پاکستان)**، اوکاڑہ کیمپس  
نزد نھرو والی، جی ٹی روڈ اوکاڑہ - (0344-6815354)
- ☆ **عثمان ہبلی کینٹن** (شیخ محمد بشیر اینڈ سنز)  
جلال الدین ہسپتال ہڈنگ، چوک اردو بازار لاہور۔

## "محتون الانتساب"



الاستاذ الحکماء و الاطباء، الحاذق الطب،  
 الوقت راحت، موجود و عظیم محقق، معلم الطب الاسلامی  
 حضرت پروفیسر حکیم فیض محمد فیض صاحب  
 وزارت برکاتہم (العالیہ)  
 بانی فیض حکمت الاسلامیہ کان و صدر راجمن تجدیہ الطب الاسلامیہ (پاکستان)

"الداعی علم ذن"  
 ڈاکٹر الشیخ الناجی

جنوری ۲۰۰۰ء





### بیادگار

مذہبانی و مجدد، الحکیم الحکماء، موجود جامع علوم و صاحب کمال، عجیب و روزگار، تجزیہ  
 الحق، المعلم الثانی، ماسائندان الاعظم، حکیم الشیخ رئیس حضرت ابوعلی حسین  
 یوحنا سینا رحمۃ اللہ علیہ ابن عبداللہ ابن سینا المشہور بہ ابو سینا، القانون -  
 ۱۰۰۰ بانی و مجدد انجمن، الشیخ رئیس یوحنا سینا، وقت، موجود علم الطب  
 نظریہ القانون مشہور الامضاء، محقق و عظیم مسائندان، حکیم الانقلاب حضرت  
 ڈاکٹر دوست محمد صابر ملتان رحمۃ اللہ علیہ ابن نور الحسن، مدیر اعلیٰ رجسٹریشن  
 فرسٹ، بانی و الداعی تحریک تجدید الطب (پاکستان)۔

الناجی انقلاب فطرت کی معیار تصور سے ہے نمود تازہ

کہ حصول افراط و مصنوعہ سے ہوتی نہیں جبریاں بیسا

### فہرست مضامین

صفحہ نمبر	موضوعات	صفحہ نمبر
09	قرآن و سنت	۱
11	مقدمہ	۲
17	زعمی کی افشاء	۳
18	عز کا ذکر عری اور مطرواحہ	۴
20	خون اور مطرواحہ	۵
21	مرض کی ابتداء اور مطرواحہ	۶
24	کھل اور کاہنہ علاج کارزار	۷
26	علاج میں نڈا کی قیمت اور قانون مطرواحہ	۸
30	نڈا کی اہمیت اور وسعت	۹
32	علاج و نڈا مطلق	۱۰
36	گیج استعمال نڈا	۱۱
42	علاج کے نام و اصول	۱۲
48	علم البصیر اور مطرواحہ	۱۳
51	علم الاشیاء کے حقیقی قدرت کے مدار	۱۴
54	نڈا کی پالیسی اور ہارٹ	۱۵
58	پاکستان میں ڈاکٹر اور کویا	۱۶
67	طبی اصطلاحات	۱۷
70	قرارداد معاصمہ، نظریہ القانون مطرواحہ	۱۸

## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فَحَمْدُهُ وَتَضَلُّعِي وَتَسْلَمُ رَعْلِي ذَسُوْلَه الْكُفْرِي وَ الْعَدُو صِيْهه اِجْمَعِيْن ط  
اللہ اکبیر عزوجل قادر مطلق کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے علم الطب و فین علاج کو پیدا فرما کر اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان کیا کہ جس سے ان کے امراض اور تکالیف وغیرہ کھدا ہوتا ہے۔ اس کے متعلق ارشاد النبوی ﷺ ہے کہ ”بے شک انسان چار ارکان سے مرکب ہے انہی سے اس کی بہتری اور خرابی میں اس کا قصمان ہے“۔ (کناب الحدیث)

جاننا چاہیے کہ جسم انسان چار ارکان پانی، مٹی، ہوا اور آگ سے مل کر بنا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ ان کو بنانے والے عوامل کون کون سے ہیں۔ تو اس کے متعلق قرآن اکبیر میں ارشاد باری تعالیٰ مزوجمل ہے کہ وَلَا تَرْجُوْا حَرْبًا وَلَا تَهْتَبُوْا الْاَيْدِيْ فَيُكْسِبَ مُبِيْنٌ ۝ (اور نہ ترسو نہ جنگ مگر اس روشن (کھلی) کتاب میں (کہنا) ہے۔) یعنی جسم انسان میں کوئی ایسی کیفیت نہیں جو ان ارکان کو پیدا کرتے ہیں (۱) رطب (تر) (۲) یا بس (شکلی) یقیناً کو یا کہ ”تر“ ہو یا ”شکلی“، یہ (بسٹ) کیفیات اصلہی جو جسم انسان اور کائنات وغیرہ کے اندر فاعلی یا مفعولی حالت (کناب) میں کم و بیش ضرور پائی جاتی ہیں۔

جیسا کہ ارشاد باری عزوجل ہے کہ فَيُكْسِبُ مَا فَعَلُوْا بِمَا كَفَرُوْا وَرُؤْسًا ۝ (ان میں میوے ساور کھجور دارا مار ہیں)۔ اسی طرح پھر ارشاد فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ وَالَّذِيْنَ ۝ (اور تم ہے انجیر اور زیتون کی)۔ ان میں نور کرنے سے یہ بات ہوتا ہے کہ ہر ایک مقام پر دو چیزیں بیان کی گئی ہیں جو کہ کیفیات کے لحاظ سے بالعدا اور ان کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ جیسا کہ (۱) خشکی اور کھجور (گرم تر اور رمان) اور (۲) رطوبت اور

(۲) تین (انجیر) خشک سرد اور زیتون تر گرم، کیفیات اور مزاج رکھتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جسم انسان کے اندر چار کیفیات تری سردی، خشکی اور گرمی پائی جاتی ہیں اگر ان چار کیفیات میں سے کسی ایک کیفیت کی کمی یا بیشی ہو جائے تو انسان مریض ہو جاتا ہے اور اگر ان کے تناسب کو درست کر دیا جائے تو مریض تندرست اور شفا عیاب ہو جائے گا۔

علم الطب و فین علاج نظریہ القانون مفردا عضاء میں بھی یہی خوبی ہے جو دنیا کے کسی بھی علاج میں نہیں پائی جاتی کہ یہ قرآن اکبیر وسنت (الطب النبوی ﷺ) سے اخذ کیا گیا ہے۔ جو کہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں ایک مسلمہ قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کتاب میں علم الطب و فین علاج کا حقیقی تعارف اور علاج میں علم الغذاء کی اہمیت کے ساتھ ساتھ مفردا عضاء (انسجیہ) کے قانون کی صحیح وضاحت، ان کے افعال، ان کی تقسیم جسم انسانی کو پختہ مگر جامع بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ معالج خصوصاً طالب علم قانون قدرت امور فطرت اور علم الطب نظریہ القانون مفردا عضاء کو پورے طور پر سمجھ لیں اور ان کو حفظان صحت اور علاج کے اصولوں میں نہ صرف آسانیاں پیدا ہوں بلکہ مکمل و مستقل اور صحیح کامیاب علاج بہت آسانی اور سہولت سے کر سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ اہل علم اور صاحب فہم اس انداز پر مزید مشاہدات اور تحقیقات کر سکیں تاکہ علم الطب و فین علاج نظریہ القانون مفردا عضاء کی اہمیت جو ہماری زندگی میں ہے اس سے پورے طور پر مستفید ہوں۔

ان تحقیقات کا یہی اصل مقصد ہے۔۔۔۔۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْاَشْءِ الْعَظِيْمِ۔

”الدرای علم فین“

ڈاکٹر الشیخ الناجی

یکم جنوری 2007ء

تیشی واقع ہو جائے یا ان کے مزاج میں خرابی اور نقص رونما ہو جائے یا ان کے اپنے مقام میں تبدیلی ہو جائے گی یعنی غلط اپنے صحیح مقام سے اخراج پانے کی بجائے دیگر مقام پر چلے جائے گی وغیرہ وغیرہ۔ یہی صحت کی بنیاد یا ہیبت مرض، علم الطب و فہم علاج کا بنیادی قانون ہے جو قانونِ صحت کے ماتحت عمل میں آتا ہے یعنی جب تک کیفیات اور اخلاط اعتدال پر ہیں۔ کوئی مرض پیدا نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی مرض ہو تو جسم میں ان کا اعتدال قائم کر دیا جائے تو مرض فوراً رفع ہو جائے گا۔ یہی ”قوتِ شفاء“ ہے۔

گھر، فوس، یہ ہے کہ فرنگی طب (ایلیو پیٹی) کو ماڈرن سائنس نے اس کا کبھی بھی ذکر تک نہیں کیا۔ بلکہ اس کا علاج بالکل اس کے خلاف ہے اسی طرح ہومیو پتی اور دوسرے علاج وغیرہ بھی اس قانون سے ماواقف ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس قانون کے بغیر کبھی ”قوتِ شفاء“ حاصل نہیں ہو سکتی۔ عام طور پر ”دوستِ شفاء“ کا ذکر تو ضرور کیا جاتا ہے۔ لیکن جب تک ”قوتِ شفاء“ پر دسترس نہ ہو اس وقت تک ”دوستِ شفاء“ کی خوبی پیدا نہیں ہو سکتی۔

”القانونِ شفاء“ کے متعلق جانا چاہئے کہ مرض بذاتِ خود کوئی شے نہیں ہے۔ صرف صحت ایک حقیقت ہے اور اس کے قائم نہ رہنے کا نام مرض ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح جھوٹ یا کوئی اور برائی کی کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ حقیقت سچائی اور نیکی کا نام ہے۔ جہاں سچائی اور نیکی کی کمی ہوتی ہے۔ وہاں پر جھوٹ اور برائی کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حقیقت میں صحت و شفاء ایک امورِ فطرت ہے جو قانونِ قدرت کے ماتحت عمل کرتی ہے یعنی جب تک جسم انسان کے اعضاء خاص کر مفرد اعضاء (ہائنتیں) خون / اخلاط و کیفیات اور نفسیاتی اثرات (جذبات) اعتدال پر قائم رہیں اس کا نام

## مقدمہ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله نستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ  
وتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور أنفسنا ومن سبائ أعمالنا من  
یهدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضلہ فلا ہادی لہ ونشهد ان لا الہ الا اللہ  
وحدہ لا شریک لہ ونشهد ان محمدًا عبیدہ ورسولہ - ﷺ  
الصلوة سنة اللہ الی قد خلعت من قبلہ ولن تجد لسنة  
اللہ تبدیلاً (القرآن الیم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ان اللہ عزوجل لم یزل داء الا انزل لہ  
شفاء علمہ من علمہ وجہلہ من جہلہ۔ (بے شک اللہ عزوجل نے کوئی بیماری  
ایسی نہیں بھیجی کہ جس کے لئے شفاء مائل نہ کی ہو۔ جنہوں نے جانا چاہا نہیں بتایا اور  
جنہوں نے پرواہ نہ کی انہیں ماواقف رکھا)۔ (احسان: ۱۰)۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ قدرت کا قانون اور صحت کا راز مطلق القانون ”قوتِ شفاء“ ہے جو کہ صحت کے لیے بے حد ضروری ہے۔ علم الطب و فہم علاج و دوا حد طریق علاج ہے جس کی بنیاد و مطلق القانون ”قوتِ شفاء“ پر رکھی گئی ہے کیونکہ یہ اصولی اور مکمل ہے۔ اس میں صحت کی بنیاد کیفیات (تری، سردی، خشکی، گرمی) اور اخلاط (بلغم، سودا، ریاح، مزاج) کے اعتدال پر رکھی گئی ہے یعنی جب تک ان کا اعتدال (تناسب) قائم رہتا ہے تو صحت و تندرستی قائم رہتی ہے اور جب ان کا اعتدال قائم نہیں رہتا تو صحت اور تندرستی قائم نہیں رہ سکتی ہے۔ اس کی جو صورتیں بیان کی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ ان میں کمی

صحت ہے۔ جب اعضاء میں بگاڑ، خون میں تغیر اور جذبات کے توازن وغیرہ میں خرابی واقع ہو جاتی ہے تو اس کا نام مرض رکھ دیا جاتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ جسم انسان کے ہر عضو کے دو افعال ہوتے ہیں۔

(۱) کیمیائی تغیرات جو کہ مشکل سے پیدا ہوتے ہیں اور دیر کے ساتھ تھیل ہوتے ہیں۔ یہ عموماً مادی تغیرات ہوتے ہیں۔

(۲) فیزیائی اثرات جو کہ ذوقی طور پر پیدا ہوتے ہیں اور ذریعہ طور پر ختم ہو جاتے

ہیں۔ یہ نفسیاتی بگاڑ اور اعضاء کے فعال میں خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔

اس لئے صحت کا قیام ان کی کیمیائی ترتیب پر منحصر ہے جو خون میں قائم ہے۔ تمام اعضاء اس کے مطابق اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں اور انسانی جذبات

(مرمت و جرات، غصہ و غم، ہمدامت و خاموشی، خوف و لذت) اس کے مطابق اُبھرتے ہیں۔ کوہ کیا زندگی میں صحت قوت اور عادات و اخلاق خون کی صحیح کیمیائی ترتیب پر

قائم ہیں۔ بس یہ ہی صحت ہے۔ جبکہ اس کے برعکس خون میں یہ صحیح کیمیائی ترتیب بگاڑ جائے۔ وہ چاہئے نفسیاتی (جذبات) بگاڑ کے اثرات ہوں یا اعضاء کے افعال میں کمی

نشی ہو یا مادی تغیرات سے کیمیائی تبدیلی پیدا ہو بہر حال خون کے مرکب (ترکیب) میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ بس یہ ہی مرض ہے۔ اس مرض سے جسم میں جو

حالات پیدا ہوتے ہیں۔ وہی ان کی علامات ہیں۔

مرض اور علامات کے فرق کو سمجھنا بھی انتہائی ضروری امر ہے۔ یہ علامات عضوی و

کیمیائی اور مادی و نفسیاتی ہوتی ہیں ان میں بعض شدید اور بعض لطیف معلوم ہوتی ہیں۔ مرلیض اکثر شدید علامات کی تکلیف کا اظہار کرتا ہے اور ان ہی کو مرض کا نام دیتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کون سے طریق علاج میں صحت کو حاصل کرنے کے لئے

”قوتِ شفاء“ کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ جہاں تک فرنگی طب (ایلوپیتھی) کو ماڈرن سائنس کا تعلق ہے۔ وہ صرف ان علامات و اثرات اور تکالیف وغیرہ کو دور کرنے کی کوشش کرتی

ہے جو ظاہری معلوم ہوتی ہیں لیکن مجموعی طور پر خون کی کیمیائی ترتیب اور افعال الاعضاء کو کلی طور پر مد نظر نہیں رکھا جاتا۔ زیادہ سے زیادہ ان کے جزائیم کو معلوم کرنے کی کوشش

کی جاتی ہے جبکہ جزائیم یا ان کا اثر خون کے اجزاء نہیں اور نہ ہی حالتِ صحت میں خون میں پائے جاتے ہیں اگر ان کے باعث مرض قرار بھی دے دیا جائے اور ان کو نئی سہج

اخلاقی یا نیوٹیکس اادیات وغیرہ سے بھی دور کر دیا جائے تو بھی خون کی وہ صحیح کیمیائی ترتیب پیدا نہیں ہو سکتی جس کا نام ”قوتِ شفاء“ ہے اس کے بغیر صحت کا حصول ناممکن ہے۔

فرنگی طب (ایلوپیتھی) کو ماڈرن سائنس کے ساتھ ساتھ اور بھی چھوٹے موٹے علاج ہیں۔ جن میں ہومیو پیتھی (علاج بالمثل) اور کیمیاک (تعمیلات سے علاج)،

ایلیکٹرو پیتھی (بکلی سے علاج)، ہومیو پیتھی (مالش و مالہ سے علاج)، ہائیزرو پیتھی (پانی اور ہما سے علاج)، کریو پیتھی (رنگ اور روشنی سے علاج)، آئیو پیتھی (سونیوں سے

علاج)، سائیکو پیتھی (تجزیہ نفس سے علاج)، ٹیلی پیتھی (موسیقی سے علاج اور جنرل منتر سے علاج وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب فرنگیوں اور ان کے انہوں کی پیداوار ہیں۔

ان سب میں ”قوتِ شفاء“ کا نام تک نہیں ہے۔ اول تو ان کو طریق علاج کہنا ہی غلط ہے بلکہ طریق علاج کے نام پر ذلت اور رسوائی ہے۔ صرف چند علامات کو رفع

کر دینے کا نام علاج نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بھی علاج کی شان کے منافی ہے۔ یہ نہ تو اصولی صحت ہیں اور نہ ہی یہ قانونِ فطرت کے مطابق ہیں ان میں ”قوتِ شفاء“ کا پایا جانا

ناممکن ہے۔ گویا کہ ان علاج کی صورت میں معالج لُح بھی مریض کی تکلیف کے زیر اثر اور اپنی کامیابی کی خاطر ان ہی ظاہری علامات کو رفع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اول تو وہ کامیاب نہیں ہوتا اور اگر کسی حد تک کوئی علامت دب بھی جائے تو تھوڑے عرصہ کے بعد پھر نمودار ہو جاتی ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ لوٹ آتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اور دوسری کئی علامات بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ معالج ماہیت مرض سے واقف نہیں ہوتا اور نہ ہی صحت کے صحیح قانون کا اس کو علم ہے اس لیے اس کے پاس "قوت شفاء" نہیں ہے اور نہ ہی "دست شفاء" رکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صحت کسی علامت واثر اور تکلیف کے رفع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ صحت کی اس حالت کو لگانے کا نام ہے جس سے جسم اور خون کی صحیح کیبیوی ترکیب (مرکب) اور تناسب قائم ہو جائے یہی "قوت شفاء" ہے یعنی جب "قوت شفاء" قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس سے نہ صرف اعضاء کے مشینی افعال اور خون کی کیبیوی ترکیب درست ہو جاتے ہیں بلکہ مادی و کیفیاتی اور نفسیاتی و روحانی علامات واثرات (تکالیف) بھی دور ہو جاتے ہیں۔ بس اسی کا نام صحت ہے۔

اس حقیقت کو کبھی مدنظر رکھیں کہ صحت کی حفاظت کیلئے ہم جس ایک قوت ہوتی ہے جو ان تمام اثرات کا مقابلہ کرتی رہتی ہے جو جسم کو متاثر کرتے ہیں۔ ان اثرات میں نفسیاتی و کیفیاتی اور عضوی و مادی اثرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جب تک یہ قوت قائم رہے صحت قائم رہتی ہے اور جب یہ قوت کمزور ہو جاتی ہے تو مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اس قوت کا نام "مدافعت" ہے۔ یعنی دفع کرنے کی "قدرت" اس کا مقام بھی جسم میں خون ہی تسلیم کیا گیا ہے یہ اخلاط کے لطیف بخارات سے پیدا ہوتی ہے۔ جو چار جسم کی

کیبیات رکھتی ہے۔ یہی جسم کی حفاظت کرتی ہے۔

دراصل فرنگی طب (ایلوپیتھی) کو ماؤرن سائنس نے تسلیم کیا ہے کہ خون میں ٹھوس (سائل) یعنی اجزاء اور مائع (لیکویڈ) یعنی رطوبات کے ساتھ حرارت اور گیسوں، آکسیجن و کاربن اور ہائیڈروجن وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ جب خون کے اجزاء کے کیبیوی تناسب میں فرق پڑ جاتا ہے تو صحت کا توازن بھی بگڑ جاتا ہے۔ ہم روزمرہ زندگی میں بھی عام طور پر ایک دوسرے سے یہی دریافت کرتے رہتے ہیں کہ جناب آپ کا مزاج کیا ہے؟ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ دراصل یہ اس صحت کے توازن کا ہی ذکر ہوتا ہے جو کیبیوی تناسب سے ہی قوت مدافعت قائم رکھتی ہے۔ بس جس قانون کے ماتحت یہ قوت صحت کو قائم رکھتی ہے۔ اسی کا نام القانون "قوت شفاء" ہے اسی سے حقیقت شفاء پیدا ہوتی ہے تو ثابت ہو کہ اخلاط یا خون اور اس کے دیگر اجزاء ہی جسم و اعضاء خصوصاً مفردا و عشاہ (بالتوں) یا خلیات کی غذا بنتے ہیں۔ بلکہ مفردا و عشاہ (خلیات) ہی جسم و اخلاط ہیں۔ صرف مفردا و عشاہ (بالتوں) اور اخلاط کے افعال کے اعتبار ہی سے "قوت شفاء" کا قانون عمل میں آسکتا ہے۔

(ان شاء اللہ عزوجل) وما علینا الا البلاغ العین O وصلی اللہ علی

حبیبہ سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم تسلیماً O اللهم بارک علیہ۔

"الدرای علم دین"

ڈاکٹر اشیح الناصحی

2 فروری 2007ء

## زندگی کی ابتداء

جوہر اولیٰ کی طبعی کیفیات تری ہمدی، خشکی اور گرمی ہیں جن سے مادہٴ جسم مائع بٹھوس، گیس اور نار پیدا ہوتے ہیں۔ مادہ سے اجزائے اولیہ ارکان یعنی بسیط اجسام (پانی، مٹی، ہوا، آگ) اور ارکان کی وہی تقسیم ہو کر کوئی صورت نوعیہ عنصر پھر عناصر سے اخلاط خون (بلیغم، سودا، ریا، بصر، اور اخلاط (خون) جب مجسم ہوتے ہیں تو مفرد اعضا یعنی بافتیں (عصبی بافتیں، مخاطی بافتیں، عضلاتی بافتیں، تشری بافتیں) بن جاتے ہیں اور مفرد اعضا کی ترتیب سے مرکب اعضا (دماغ و اعصاب، طحال و دند و جاذبہ اخلاط، دل و عضلات، جگر و دندہ قلہ اقرش) اور مرکب اعضا کی ترکیب سے پھر تمام جسم انسان تیار ہوتا ہے۔ گویا جسم انسان کے مرکب اعضا مفرد اعضا کی ان ہی بافتوں (انسجے) سے مل کر بنتے ہیں اور بافتیں (انسجے) بے شمار حیوانی ذرات (سیلز) سے مرکب ہیں کیونکہ مفرد اعضا (انسجے) کا ہر ذرہ اپنے اندر زندگی اور زندگی کے تمام لوازمات رکھتا ہے۔

یہ حیوانی ذرات (خلیات) کیا ہیں؟ غلیہ کو کسہ یا سیل بھی کہتے ہیں۔ یہ انتہائی چھوٹا حیوانی (زندہ) ذرہ ہوتا ہے جو کہ جسم کی بنیادی اکائی ہے۔ غلیہ سے ہی زندگی کی ابتداء ہوتی ہے۔ یہ (خلیات) جنسامت کے لحاظ سے مختلف اقسام کے ہوتے ہیں جب کہ ان ذرات (خلیات) میں صحت و حیات اور نشو و ارتقا ہے۔ اس لئے ہر مفرد عضو اپنے اندر لاکھوں اور کروڑوں زندہ ذرات رکھتا ہے جن میں تقدیر و تعقیب اور تقسیم و تجمیع پائے جاتے ہیں یہی خلیات جب باہم مل جاتے ہیں تو اس کو ساخت اور بافت یعنی تیج (نشوز) کہتے ہیں اور پھر یہ انسجے (نشوز) آپس میں مل کر جسم اور اس کے اعضا بناتے ہیں۔ یہ خلیات (سیلز) دراصل اخلاط سے بنتے ہیں اور اخلاط چار ہیں اس لئے خلیات (سیلز) بھی چار ہی اقسام کے ہوتے ہیں اور ان سے چار ہی اقسام کی بافتیں (انسجے) بنتی ہیں۔ جن کو ہم مفرد اعضا کہتے ہیں یعنی ہر مفرد عضو کی بافت یا تیج کی بناہت میں اس کے ایک حیوانی ذرہ جی غلیہ (سیل) سے لے کر اس کے عضو تک تمام مرکز تک میں ہی خلیات کے حیوانی ذرات (سیلز) ہوتے ہیں۔

## محرکات زندگی اور مفرد اعضا

جسم انسان کو اس کے ایک غلیہ (سیل) سے لے کر اس کے عضو تک تک چار قسم کے مفرد اعضا میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جو کہ زندگی کے اصل اور بنیادی محرکات ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) اعصابی بافتیں (نروز نشوز):۔ ان سے جسم کے اعصاب اور حجاب عصبی تیار ہوتے ہیں۔ جن کا مرکز اور عضو رئیس دماغ ہے۔ عصبی خلیات سے بنتے ہیں۔ عصبی خلیات عصبی مادہ سے اور عصبی مادہ خون کے بلیغم عناصر کی خلط سے بنتا ہے۔ اس پر دو خلاف چڑھے ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک کا تعلق ششہء مخاطی بافت سے اور دوسرے کا تعلق ششہء تشری بافت سے کا ساتھ ہوتا ہے۔ اعصابی خلیات نہایت ہی باریک سفیدی مائل ریشے سے بنتے ہوتے ہیں۔ جس طرح برقی نار روڑ کی ٹکیوں میں لٹینی ہوئی ہوتی ہے اسی طرح اعصاب بھی اپنے مرکز سے لے کر تمام جسم میں پھیلے ہوئے ہیں جو برقی رو کی طرح پھلتے ہیں اور جن سے رطوبات شبنم کی طرح گرتی ہیں۔ اعصابی بافتیں اپنے مرکز دماغ سے لے کر نفاخ اور چراغ مفرد کے ذریعے تمام جسم میں پھلتے ہیں جن کا تعلق حواس ظاہری اور ادراک باطنی سے بھی ہوتا ہے۔ ان کا کام احساس اور تسکین کرنا ہے۔

(۲) مخاطی بافتیں (میوکس اکلکٹو نشوز):۔ ان سے جسم کے تمام دندہ جاذبہ (بے نالی) اور ششہء مخاطی تیار ہوتے ہیں۔ جن کا مرکز اور عضو رئیس طحال (تلی) ہے۔ مخاطی خلیات سے بنتے ہیں۔ مخاطی خلیات مخاطی مادہ سے اور مخاطی مادہ خون کے سوداوی عناصر کی خلط سے بنتا ہے۔ اس پر دو جھلیاں ہوتی ہیں ان میں سے ایک کا تعلق حجاب عضلاتی بافت سے اور دوسرے کا تعلق حجاب عصبی بافت سے کا ساتھ ہوتا ہے۔ مخاطی بافتیں اپنے مرکز طحال

(گلی) سے لے کر عروقِ جاذبہ، عشا، بخاٹی، بڈی و کری اور انا رور باط کے ذریعے تمام جسم میں پھیلے ہوئے ہیں جن کا تعلق نغدہ جاذبہ سے ہے۔ ان کا کام جذبہ اور نغدہ پر کرنا ہے۔

(۳) عضلاتی بافتیں (مسکولر ٹشوز):۔ ان سے جسم کے عضلات اور جراب مصلی تیار ہوتے ہیں جن کا مرکز اور عضو رئیس دل ہے۔ مصلی خلیات سے بنتے ہیں مصلی خلیات مصلی مادہ سے اور مصلی مادہ خون کے ریاستی (دوبی) عناصر کے خلط سے بنتا ہے اس بافت کے ریشے باہم مل کر مجموعے (دھماگے) بناتے ہیں پھر یہی مجموعے مل کر عضلہ بن جاتا ہے۔ اس پر دو خلاف چڑھے ہوتے ہیں جن میں سے ایک کا تعلق عشا، بخاٹی بافت سے اور دوسرے کا تعلق عشا، قشری بافت سے ہوتا ہے۔ عضلاتی بافتیں اپنے مرکز دل سے لے کر پیچھے دے، پٹھے، ارادی اور غیر ارادی عضلات کے ذریعے سر سے لے کر پاؤں تک پھیلے ہوئے ہیں عضلات کے ذمہ جسم کی ہر قسم کی حرکت کرنا ہے۔ چاہے وہ احساس یا عث حرکت ہو یا نہ ہو یعنی جسم کی ہر حرکت صرف عضلات ہی کرتے ہیں کیونکہ ان کا کام حرکت اور تڑکھ کرنا ہے۔

(۴) قشری بافتیں (تپتھیل سل ٹشوز):۔ ان سے جسم کے نغدہ قلمہ (مالی دار) اور عشا، قشر تیار ہوتے ہیں۔ جن کا مرکز اور عضو رئیس جگر ہے۔ قشری خلیات سے بنتے ہیں۔ قشری خلیات قشری مادہ سے اور قشری مادہ خون کے مفرادی عناصر کی خلط سے بنتا ہے۔ اس پر دو جھلیاں ہوتی ہیں ان میں سے ایک کا تعلق جراب عضلاتی بافت سے اور دوسرے کا تعلق جراب مصلی بافت سے ہوتا ہے۔ قشری بافتیں اپنے مرکز جگر (کبد) سے لے کر قشر اور عشا، قشری کے ذریعے تمام جسم میں پھیلے ہوتے ہیں۔ خون میں اخلاط کی تنظیم اسی سے ہوتی ہیں جن کا تعلق نغدہ قلمہ سے ہے۔ ان کا کام ترشح اور تحلیل کرنا ہے۔

## خون اور مفرود اعضا

حقیقت میں خون عناصر کے ان چار اخلاط بلغم یعنی پانی (اجزائے رطوبت)، سودا یعنی نغیر (اجزائے نغمد)، دریاخ یعنی ذمیوہ (اجزائے ہوا یعنی) اور صفراء یعنی قشر (اجزائے حرارت) سے مرکب ہے جو بنیادی طور پر دوران خون کے ذریعے ان چار اقسام کے مفرود اعضا کی غذا بنتے ہیں۔

دراصل یہ تنظیم بنیادی دوران خون کی گردش کے بالکل عین مطابق ہے جو دل و عضلات سے شروع ہو کر جسم میں پھیل کر شریاں کی دسامت سے جگر و نغدہ قلمہ (قشر) سے گزرتے ہوئے دماغ و اعصاب کے زبر اثر تمام جسم پر رطوبات تکمیل دیتی ہے پھر طحال و نغدہ جاذبہ (خاط) کے ذریعے جذب ہو کر پھر دل و عضلات میں شامل ہو جاتی ہیں یہ ایک ایسا خود کار نظام ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ اور معاون ہے کہ ایک دوسرے کے تعلق سے چلتے ہیں اور ایک دوسرے کی خرابی سے روکتے ہیں۔ یعنی جب دل و عضلات کے صحیح عمل کے ساتھ اگر خون جسم میں دوڑتا ہے تو ساتھ ہی جگر و نغدہ قلمہ (قشر) اس سے نغدا حاصل کرنے کے بعد اس پر اپنا عمل کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں صفراء (حرارت) اور ایکشن شامل کر کے اخلاط کی تنظیم کرتے ہیں پھر خون دماغ و اعصاب میں چلا جاتا ہے وہاں دماغ و اعصاب اس پر اپنا عمل کرنے کے ساتھ اس میں بلغم اور توانائی (رطوبات) شامل کر کے جسم میں پھیلا دیتے ہیں پھر اس طرح طحال و نغدہ جاذبہ (خاط) ان کو جذب کر کے اس میں سے اپنی غذا لینے کے بعد اس پر اپنا عمل کر کے سودا (طاقت اور نغیر) اجزائے نغمد) شامل کر کے ناکارہ اجزاء کو تنظیم کر کے جذب

کر لیتے ہیں جبکہ پھر خون دل و عضلات میں چلا جاتا ہے تو دل و عضلات بھیچر دوں وغیرہ کے ذریعے اس میں ریاح (لطیف نیم اگیس) و قوت (اجزائے ہوائیہ اسرٹی) سے پختہ کر کے مکمل اور صحت مند خون جسم کو پہنچا کرتے ہیں۔

یہ ہمیشہ یا درہے کہ دوران خون میں جگر و غدہ قلد اعام غدہ (قشر) اعصاب کی تیزی سے رطوبات کو خش کرتے ہیں اور عضلات کی تیزی سے رطوبات کو روکتے ہیں لیکن لیلان و غدہ دجا ذہ یا خاص غدہ (مخاط) ان کے برعکس کام کرتے ہیں۔ یہ اعصاب کی تیزی سے رطوبات کو روکتے ہیں اور عضلات کی تیزی سے رطوبات کو گراتے ہیں۔

حقیقتاً ذہ یا غدہ رت کی اس احسن ترتیب کو دیکھیں کہ اعصاب جسم میں باہر کی طرف ہیں تاکہ احساس کو سمجھیں۔ پھر غدہ دجا ذہ یا خاص غدہ (مخاط) ہیں۔ جبکہ عضلات جسم کے اندر کی طرف ہیں تاکہ باعث حرکت ہوں۔ اور پھر غدہ قلد اعام غدہ (قشر) ہیں۔ یعنی غدہ دو دونوں کے درمیان میں ہیں۔ تاکہ تغذیہ و تصفیہ کا باعث بنیں۔ ان چاروں کے صحیح عمل سے قوت و طاقت اور صحت و زندگی قائم و دائم رہتی ہے۔

-----☆☆☆☆-----

## مرض کی ابتدا اور مفرد اعضاء

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مفرد اعضاء (انسجہ) کے خلیات کے افعال جب طبعی طور پر اعتدال پر قائم رہتے ہیں تو پھر ان میں بھی خرابی اور مرض پیدا نہیں ہوتے۔ اس کا نام صحت ہے۔ اسی سے قوت و طاقت اور توانائی و ایکشن قائم رہتا ہے اور جب ان میں نقص و خرابی اور رے اعتدالی پیدا ہوتی ہے یعنی اگر کسی خلیہ کے صفات کے اندر کسی بھی قسم کا فرق آ جائے تو یہ خلیہ ایسی صورت میں ضرور مرے لیں ہو جائے گا جس کا اثر مفرد

اعضاء (انسجہ) اور پھر ان کے جسم پر پڑتا ہے تو ثابت ہوا کہ جب اعضائے جسم میں خرابی اور رے اعتدالی واقع ہوگی تو جسم کا مزاج حصہ سب سے پہلے متاثر ہوگا پھر تمام جسم اس کی لپیٹ میں آ جائے گا۔ بس اس حالت کا نام مرض (بیماری) ہے اور اس کی طرف جو صورتیں دلالت کریں وہ علامات ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ مرض کی ابتدا اور مفرد اعضاء میں اس کے سوائے مزاج یا مرض ترکیب اور مرض تفرق و اتصال سے شروع ہوتا ہے کو یا کہ جب کسی مفرد عضو کے ایک ذرہ کے افعال میں کوئی خرابی (کمی بیشی) پیدا ہوتی ہے تو مرض اس کے پورے مفرد عضو (انسجہ) سے گزرتا ہوا، اس کے عضو میں امرکز تک پہنچ جاتا ہے اور اسی طرح ایک عضو میں امرکز کی خرابی کا اثر اس کے متعلقہ مفرد عضو (انسجہ) کے ذریعے اس کے ذرہ (خلیہ) تک پہنچ جاتا ہے جس سے مفرد اعضاء کے افعال میں افراط و تفریط اور ضعف و بگاڑ پیدا ہو کر امراض اور علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یعنی جب کسی مفرد عضو (نشو) کے فعل کو تیز کر دیا جائے تو جسم میں وہی خلط بڑھ جاتی ہے اسی طرح اگر ہم جسم میں کسی خلط کو بڑھا دیں تو اس کے مفرد عضو (نشو) کے فعل میں تیزی آ جاتی ہے۔ کو یا کہ اخلاط اور مفرد اعضاء (نشو) بالکل لازم ملزوم ہیں ان کے افعال خود کار ہیں۔ جیسا کہ

(1) دماغ و اعصاب کے فعل کو تیز کر دیا جائے تو جسم میں بھم اور تری (اجزائے رطوبت) کی پیداوار کم ہوتی ہے اور اگر بھم اور تری (رطوبت) بڑھانے کی کوشش کی جائے تو دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی آ جاتی ہے۔ اس حقیقت کا مقصد یہ ہوا کہ جو نافع اور اودوہ جسم میں بھم اور تری (رطوبت) پیدا کرتی ہیں وہی اشیاء دماغ و اعصاب کے فعل کو تیز کرتی ہیں۔ بالکل اسی طرح



(۲) طحال (تلی) وغدد جاڈ پے کے فعل میں تیزی سواہ اور سردی (اجزائے منجمد وغیر) پیدا کرتی ہے جبکہ سواہ اور سردی کی زیادتی طحال وغدد جاڈ پے میں تیزی پیدا کر دیتی ہے۔ اسی لیے

(۳) دل و عضلات کے افعال میں تیزی ریاح (اجزائے ہوا) یعنی اور خشکی (دوبی) پیدا کرتی ہے۔ یہی ریاح اور خشکی کی زیادتی دل و عضلات کو تیز کر دیتی ہے۔ اور پھر اسی طرح

(۴) جگر وغدد قلدہ کے فعل میں تیزی صغراء اور گرمی (اجزائے حرارت) پیدا کرتی ہے جبکہ صغراء اور گرمی کی زیادتی جگر وغدد قلدہ میں تیزی پیدا کر دیتی ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس طرح جسم میں امراض کی چار صورتیں واقع ہوں گی۔

(۱) ان کے افعال میں استقامت اور رطوبت کی زیادتی ہوگی جو کہ تسکین کا عمل ہے۔

(۲) اس کے افعال میں حماؤ اور سردت کی زیادتی ہوگی جو کہ تجریر کا عمل ہے۔

(۳) ان کے افعال میں تیزی اور بوسنت کی زیادتی ہوگی جو کہ تجریر کا عمل ہے۔

(۴) اس کے افعال میں ضعف اور حرارت کی زیادتی ہوگی جو کہ تحلیل کا عمل ہے۔

ان چاروں صورتوں کی ابتداء سونے مزاج سے شروع ہوتی ہے اور پھر مرض ترکیب اور داخلی تفرق و اتصال تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

امراض کی ماہیت اور حقیقت کے سمجھنے کا سبب سے اہم یہی راز ہے کہ مرض کی ابتداء سے لے کر اس کی انتہاء تک یہی سلسلہ چلا جاتا رہتا ہے۔ کوہیا کہ علاج کی صورت میں بھی ان ہی مفردا و اعضاء کے افعال کو درست کر دینے سے ایک حیوانی ذرہ (خلیہ) سے لے کر اس کے عضو رئیس / مرکز تک کے افعال درست ہو جاتے ہیں۔

## مکمل اور کامیاب علاج کا راز

جاننا چاہئے کہ جسم کی صحت اس کے مزاج کا صحیح رہنا ہے جبکہ جسم کا مرض اس کے مزاج کا بگڑ جانا ہے اور جسم کی موت اس کے مزاج کا باطل ہونا ہے یعنی مرض صرف بگڑے ہوئے فعل کا نام ہے لیکن پیدا کنش مرض کا حقیقی سبب "تغیر افعال الاعضاء" ہے۔ جو بدن انسان کے مفردا و اعضاء میں ان کے مزاج کی خرابی یا بگاڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے مرض سونے مزاج مفردا کے محل اور عرض بدن انسان کے مفردا و اعضاء ہیں جو مرکب اعضاء نہیں ہیں کیونکہ جسم انسان میں جو افعال سر انجام پاتے ہیں۔ وہ مفردا و اعضاء کے ماتحت انجام پاتے ہیں۔ مرکب اعضاء کے تحت سر انجام نہیں پاتے۔ مثلاً معدہ، سینہ، منہ، آنکھ، ناک، کان اور مثلاً نہ وغیرہ یعنی یہ اور تمام دیگر مرکب اعضاء جو افعال سر انجام دیتے ہیں۔ اپنے ان مفردا و اعضاء کے ساتھ دیتے ہیں جن سے یہ بنتے ہیں۔ اس لیے امراض بھی ان ہی مفردا و اعضاء میں پیدا ہوتے ہیں۔ نہ کہ مرکب عضو سارے کا سارا مریض بنتا ہے مثلاً معدہ مرکب عضو ہے یعنی اعصاب، غدداں (مخاط)، عضلات اور غدداں قلدہ (قشر) سے مل کر بنتا ہے۔ جب یہ کسی مرض میں مبتلا ہوگا تو وہ تمام کا تمام بیمار نہیں ہوگا بلکہ پہلے اس کا کوئی ایک حصہ مریض ہوگا یعنی معدہ کے اعصاب بیمار ہوں گے یا غدداں (مخاط) یا عضلات یا غدداں قلدہ (قشر) کا اثر ہوگا۔ اور پھر اس کے بعد متعلقہ تمام مفردا و اعضاء میں مرض پھیل جاتا ہے اور سارے عضو میں محسوس ہوتا ہے۔

علاج کی صورت میں بھی اس جھکے کو مد نظر رکھا جائے تو بہت جلد صحت / اشفاء ہو جاتی ہے۔ کوہیا کہ جسم کے اعضاء میں جو مختلف قسم کے مرض پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی

وجہ یہی ہے کہ اس کے مختلف مفردا عشا مرض میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اس لیے علاج میں بھی مرکب عشا کی بجائے مفردا عشا کو مد نظر رکھنا ضروری اور اہم ہے۔

یہ ہمیشہ یاد رہے کہ کامیاب اور بے خطر علاج کے لیے یہ ضروری ہے کہ جو مفرد عضو تسکین (سکون) میں ہو۔ اس کو تخریک (تیزی) میں تبدیل کر دینے سے جسم جلد صحت اور شفا کی طرف لوٹ آئے گا۔ یقیناً کوپا کہ تری کا علاج خشکی پیدا کرنا ہے جب کہ خشکی کا علاج تری پیدا کرنا ہے اور اسی طرح سردی کا علاج گرمی پیدا کرنا ہے جب کہ گرمی کا علاج سردی پیدا کرنا ہے یعنی علاج بالضدی صحیح و دنیا دی علاج ہے۔ جو عین حقیقت و فطرت ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

علاج میں اس حقیقت کو بھی مد نظر رکھیں کہ اخلاط جو کہ صرف اور صرف صالح غذا سے ہی بنتے ہیں۔ جس سے تشخصی یعنی اور علاج بے حد آسان ہو جاتا ہے۔ بس یہی حقیقی القانون مفردا عشا ہے اور یہی مکمل و کامیاب علاج کا راز ہے۔

-----☆☆☆☆-----

﴿انتباہ!﴾: فرنگی طب (ایلوپیتھی) اور ماڈرن سائنس کی جدید (ماڈرن)

جہالت کا غلبہ اور وضعی اثر دُنیا میں پھیل گیا ہے اور یہ غلط یقین کر لیا گیا ہے کہ یہ سائنسی ہے جبکہ علم الطب (قانون قدرت و امور فطرت) کے متعلق لاعلمی میں کہا جاتا ہے کہ یہ زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ درحقیقت ایسا بالکل نہیں ہے۔ اس لئے یہ حقیقی علمی اور سائنسی تحقیقات اس غلط یقین کا صحیح جواب ہے کہ کوپا کہ یہ انسانی زندگی اور دُنیا میں عظیم انقلاب ہے۔ دراصل یہ تحقیقات فرنگی طب (ایلوپیتھی) اور ماڈرن سائنس کے لئے ایک زبردست چیلنج ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ عزوجل)

## علاج میں غذا کی حقیقت اور قانون مفرد اعضاء

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان اور ہر قسم کے حیوانات وغیرہ کا خون صرف غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ کسی دواء وغیرہ سے نہیں بن سکتا۔ حکماء و اطباء و محققین اور متاخرین سب اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس لیے دنیا کی کوئی سائنس اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتی۔ کوپا کہ زندگی کا دارمدا صرف صحیح اور مکمل خون پر قائم ہے۔ اس میں کسی دواء وغیرہ کا دخل بالکل بھی نہیں ہے۔ کیونکہ ہر جسم کی نشو و ارتقا اور تقویت و زندگی صرف خون پر ہی قائم ہے۔

جب ان روشن حقائق سے ثابت ہے کہ زندگی قوت اور نشو و ارتقا صرف خون پر قائم ہے اور خون صالح غذا سے پیدا ہوتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ انسانی صحت کا دارمدا غذائی اجزاء پر رکھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ علم طب و علاج میں نہ صرف علاج کی ابتدا میں غذا کی بے حد تاکید ہے بلکہ دوائی علاج میں بھی پرہیز اور خاص قسم کی غذا کی کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ جب کہ کسی بھی قسم کے علاج میں اگر پرہیز اور خاص قسم کی غذا کی کو مد نظر انداز کر دیا جائے تو یقیناً علاج ناکام رہتا ہے۔ دراصل یہی فطرت ہے۔

علم الطب و علاج میں جسم انسان اور خون کا تجزیہ یا اخلاط (دوشوں) کے ذریعے کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ یہ اخلاط صالح غذا سے تیار ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی غذائی مختلف اقسام کے اخلاط پیدا کرتی ہیں۔ جب اخلاط میں خاص قسم کے اجزاء کم و بیش ہو جاتے ہیں یا ان کا مقام بدل جاتا ہے تو امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب ان اخلاط کو درست کر لیا جائے تو امراض رفع ہو جاتے ہیں۔



فرنگی طب (ایلیوٹیٹی) اور ماڈرن سائنس نے تحقیق کیا ہے کہ انسانی غذا میں پانی کے ساتھ چار اجزاء کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ جو پروٹین (اجزائے لحمیہ)، فیٹس (اجزائے روغنیات)، سائلس (نسکیات) اور کاربوہائیڈریٹس (نشہ ستھکڑ) ہیں۔ ان کے ساتھ چند و سائن (حیاتین) بھی تسلیم کئے گئے ہیں جن کو انڈیہ کے ضروری اجزاء سمجھا گیا ہے اور یہ بھی تحقیق کیا گیا ہے کہ ان اجزائے انڈیہ کی جسم اور خون میں کمی اور شرابی واقع ہو جائے تو امراض اور تکلیف دہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں تو پھر مشاہدات و تجربیات نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ جب یہ ہی غذائی اجزاء ایسے مریضوں کو استعمال کرائے گئے جن میں ان کی کمی اور شرابی تھی تو ان کے امراض اور تکلیف دہ علامات رفع ہو گئیں۔

ان تحقیقات اور تجربیات سے بھی غذا کی اہمیت واضح ہے مگر فرنگی طب (ایلیوٹیٹی) اور ماڈرن سائنس جراثیم تیوری میں ایسی پھنسی کہ اس نے ہر مرض کا علاج جراثیم کشی ہی قرار دے دیا اور غذا کی اہمیت کو نہ صرف ختم کر دیا ہے بلکہ حفظانِ صحت کے لئے بھی ہر مرض کے ٹیکے تیار کئے جا رہے ہیں۔

یہاں تک کہ پوٹیو، شہرہ، تپ، وق، سہل، پینا، ٹینس، ہینڈو دیگر امراض کے ایسے ٹیکے و ٹیفرہ ایجاد کرنے لگے ہیں جو ان امراض سے حفاظت کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ اسی لیے ہی غذا کی اہمیت کو ختم کر دیا گیا ہے۔ یعنی جب حفظ و صحت کے لئے استعمال غذا کی اہمیت فرنگی طب اور ماڈرن سائنس میں ختم ہو گئی ہے تو پھر علاج بالانغذاء کا تو دھو دھو بھی نہیں کر سکتی، لیکن غذا کی اہمیت ہر انسان کے دل میں قائم ہے کیونکہ تجربیات و مشاہدات سے یقین کامل ہو گیا ہے کہ جہاں بھی غذا میں شرابی واقع ہوتی ہے فوراً تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ البتہ غذا کو انڈیہ و تغذیہ سے فائدہ سے پاک رکھنا نہایت ضروری ہے۔

## غذا کی اہمیت اور وسعت

خداوند حکیم مزاج کا لاکھ لاکھ ٹکڑے کہ جس نے یہ زمین و آسمان بنا لیے اور زمین و آسمان میں جس قدر ظاہر و باطن مخلوقات ہیں وہ بھی خدا نے اعلیٰ و عظیم نے پیدا کی ہیں۔ ان تمام مخلوقات کی غذا اور خوراک بھی اسی اراقِ مطلق کے ذمہ ہے۔ غذا کی اہمیت کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ جب تک انسان زندہ رہتا ہے اس وقت تک اس کو زندگی کے لئے غذا اور خوراک ضرور ملے گی۔ اس امر کو ذہن سے نکال دینا چاہئے کہ رزق حاصل کرنا اور کھانا کسی انفرادی یا اجتماعی کوشش کا نتیجہ ہے۔ بلکہ پھر کسی فرد، جماعت اور ملک کو کام ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ایک لحد کے لئے بھی ایسا تصور کرنا گناہ عظیم ہے۔

یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ رزق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ جو رزق رحیم اور رب العالمین ہے۔ یہ رزق اسی کا فضل و کرم ہے۔ زمین و آسمان کی نعمتوں کا وہی مالک ہے اور وہی ان نعمتوں کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ لیکن ہدایت صرف متقی (پرہیزگار) کے لئے ہے کیونکہ متقی ایسے فطرت انسان ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز حساب سے ڈرتے ہیں اور اپنے عمل میں غلط قدم سے پرہیز کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ کہیں اسراف نہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے دور نہ ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر، زمان، رحمت اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بنائے ہوئے اصولوں اور طریق پر عمل کرتے ہیں اور اکثر پیغمبت خالی کر سکتے ہیں اور ان کو اس امر کا یقین ہے کہ فیضولِ خیر، شیطان کا بھائی ہے۔

جہاں تک رزق اور غذا کی تقسیم کا تعلق ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ نے جمادات و حیوانات اور نباتات و معدنیات کی صورت میں میدانوں، پہاڑوں، دریاؤں اور سمندروں وغیرہ میں پھیلا دی ہیں اور ہر انسان اپنی ضرورت کے مطابق صنعت و زراعت اور معدنیات و حیوانی

نسل کشی وغیرہ سے حاصل کر سکتا ہے مگر ایسا بھی ممکن ہے کہ دولت مند اور سرمایہ دار لوگوں نے ان تمام وسائل پر قبضہ کر رکھا ہو۔

اس کے ساتھ ہی امریکہ اور یورپی ممالک دن رات سے پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے اس لئے اس کا آسان علاج یہ ہے کہ پیدائش اور ندر کر دی جائے مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ رب اور رازق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ ہر پہچہ کے پیداکرنے کے ساتھ ہی اس کا رزق اور قسمت اس کے ساتھ پیدا کر دیتا ہے۔ جو سائنس دان دن رات یہ رٹ لگا رہے ہیں کہ دنیا میں غذا اور حکم کم ہو رہی ہے اور آبادی و پیدائش بڑھ رہی ہے۔ کیا انہوں نے زمین میں بجز وہی کی وسعتوں اور آسمان سے بونٹیں نازل ہوتی ہیں ان کا اندازہ لگایا ہے؟ صرف میدانوں اور پہاڑوں میں اس قدر غذا اور خوراک پائی جاتی ہے کہ اس دنیا کی کئی گناہ آبادی بھی اس کو ختم نہیں کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ سمندروں اور دریاؤں میں اس قدر غذا اور خوراک موجود ہے کہ جس کا ابھی تک احاطہ نہیں کیا گیا ہے۔

اس طرح اس حقیقت کو مد نظر رکھیں کہ غذا کس قسم کی بھی ہو۔ اس کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ حلال اور طیب ہو۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے کہ۔ "کلوا وحلوا حللیا" (حلال اور پاکیزہ چیزیں) کھاؤ۔ حلال سے مراد وہ چیز یا غذا ہے جو جائز طریقے سے حاصل کی گئی ہو اور اس میں حرام یعنی چوری، ڈاکہ، رشوت، دھوکہ دہی، جھوٹ فریب، ملاوٹ، زہرہ اندوزی اور اسلگنگ وغیرہ کا شہہ تک بھی شامل نہ ہو اور طیب سے مراد وہ چیز ہے جو صاف ستھری، خوشبودار، نازد اور قدرتی ہو۔ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ طیب شے کو حلال کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یعنی اگر کوئی حلال چیز طیب نہیں ہے تو یقیناً نجس (ناپاک) یعنی حرام ہے۔ اس کو بطور علاج بھی استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اگر حرام اشیاء میں شفاء ہوتی تو وہ حرام کیوں ہوتی۔ کوئی اکیرام اشیاء میں شفاء نہیں بلکہ وہ ناپاک اور مضر ہے۔۔۔

## علاج بالغذاء مطلق

جاننا چاہیے کہ انسانی زندگی کا دارومدار صحیح اور مکمل خون پر ہے اور خون صرف غذا سے پیدا ہوتا ہے اس میں کس دواء کا دخل نہیں ہے کو یا کہ اوہی خون کے اجزاء نہیں ہیں بلکہ مکمل اور صحیح و مستقل علاج صرف غذا سے ہی ممکن ہے اس لئے ہمیں علاج کی ابتداء غذا سے ہی کرنی چاہیے اور یہی قانون فطرت کا تقاضا ہے۔ ایک اور قیمتی راز ذہن نشین کر لیں کہ دواء سے علاج ہمیشہ عارضی ہوتا ہے جس کا فائدہ اس کا اثر ختم ہونے کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ دواء سے مکمل و کامیاب علاج صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب تک خون کے ان کیمیائی اجزاء کو بھی پورا کیا جائے جو اس میں کم ہو گئے ہیں اور یہی کمی صرف اور صرف غذا سے ہی ممکن ہے۔ کیونکہ یہی فطرت کا بنیادی اولین اصول ہے۔

دراصل کوئی بھی علاج اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک علاج بالغذاء کو اہمیت نہ دی جائے۔ کیمیائی ادویات، جبریات، مفردات اور مرکبات کے متعلق یہ یقین کر لیں کہ دواء کو ہر مرض کی حالت کے لئے ایک بہتر دوا یا قانونی دے وہی خطا اثرات شفاء اپنے اندر رکھتے ہیں۔ یہ تصور کامیاب جاہل عطائیاں کو ہو سکتا ہے جب کہ حقیقت میں مرض کا علاج نہیں مریض کا علاج ہوتا ہے۔ یعنی مرض کا علاج ناممکن ہے کیونکہ ہر شخص کا مزاج، مرض کا مزاج، عمر کا مزاج اور آپ وہا کے تغیرات وغیرہ ہمیشہ مختلف رہتے ہیں۔ اس لئے ہر مرض کے مختلف مدارج و ازمجہ اور مختلف علامات میں ایک ہی دواء کیسے مفید ہو سکتی ہے۔ ایسا عطایا نہ علاج فرنگی طب (ایلوپیتھی) اور اس قسم کے دوسرے علاجوں میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ بقدر خاموشاں ہیں۔ فرنگی طب (ایلوپیتھی) میں صرف علامات



ہر ایشیا خوردنی کا یہی حال ہے۔

اسی طرح پھل و زری اجناس وغیرہ میں بھی قدرتی کھاد کی بجائے مصنوعی کھاد ڈال کر یہ رویہ سہی کر پوری کی جا رہی ہے۔ معاشرہ پر سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ مصنوعی اور ناخالص شے بھی اصل اور خالص شے کے بھاد بکتی ہے کوپا کہ نقصان کے ساتھ ساتھ خرابی صحت بھی کر لی جاتی ہے۔ اگر مصنوعی اور ناخالص شے کو اس کے صحیح کام سے پیش کر دیا جائے تو خریداری مرضی ہے کہ وہ خریدے یا نہ خریدے اور وہ مانی و جانی نقصان سے بچ جائے۔ خاص کر مریض شخص تو یقیناً ایسی تکلیف دہ اشیاء سے ضرور دور رہیں گے۔ دراصل ایسی غذا سے بھی مریض کے اعضاء کے افعال کی خرابی اور خون کے کیمرائی نقص کا پتا چلتا ہے۔ اگر مریض کے لئے صحیح غذا تجویز کر دی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ عروبہ بل مریض کو بہت جلد آرام آ جائے گا۔

حقیقتاً کوپا کہ جسم انسان پر پچاس فیصد غذا کا اثر ہوتا ہے۔ دوا کا اثر پچیس فیصد اور پچیس فیصد مریض کے ماحول و مزاج کا مٹین رکھنا ہے۔



<p>﴿حضور محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ﴾</p> <p>☆ "بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دھرم بیماری کی دوا (علاج) نازل فرمائی۔ پس تم حلال (پاک اشیاء) سے (علاج) کرو اور محرمات (نجیست/نجس) سے پرہیز کرو۔" ﴿سنن، ڈیوڈ، ۱/۲۰۶﴾</p> <p>☆ "اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حرام کردہ (نجیست/نجس) اشیاء میں شفاء نہیں رکھی۔" ﴿سنن، ڈیوڈ، ۲/۲۰۶﴾ ﴿سنن صحیح مسلم، زمزمی، ۱/۲۰۶﴾</p>
---

## صحیح استعمال غذا

حقیقت میں پرہیز بلاشبہ علاج سے بہتر ہے اور علاج بغیر پرہیز کے ممکن نہیں اور پرہیز کے ساتھ مکمل شفاء یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ صحت اس کی رضا اور عطا ہے۔

قرآن اکلم و سنت (الطیب النبوی ﷺ) ہی ہمارے لئے ایسا نمونہ ہیں جو غذا کھانے کا انسان کو صحیح طریقہ بتاتے ہیں۔ میں یہ حقیقت اپنے مذہب ایمان اور عقیدہ کی بناء پر نہیں کہتا بلکہ علم دین اور سائنس کو مد نظر رکھ کر کہتا ہوں۔ جس کو میری اس بات میں مبالغہ معلوم ہو۔ اس کو چیلنج ہے کہ قرآن اکلم کے سیدھے سادے اور یقینی طریق غذا کے استعمال کو دنیا کی کسی بھی طبی یا سائنسی کتاب سے نکال کر دکھا دے۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔

اسی طرح ایک حقیقت اور بیان کر دوں کہ میں نے کسی اسلامی قانون کو اس وقت تک تسلیم نہیں کیا جب تک اس کی حکمت و سائنس اور نفسیات کے قانون کو پرکھ نہیں لیا۔ البتہ اکثر مقامات پر دنیا کی سائنس اور نفسیات کے اصول غلط ہو جاتے ہیں لیکن قرآن اکلم کے قوانین اور سنت میں سرمفرق نہیں آتا۔ حقیقت ہی قانون ہے۔

قرآن اکلم فرماتا ہے کہ۔ **کلوا و شربوا و لا تسرفوا** (کھاؤ پیو مگر بفر ضرورت کے صرف نہ کرو)۔ کتنی سادگی ہے فرمایا گیا ہے کہ کھانے پینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے جس قدر جس کا دل چاہے کھائے پئے کوئی کمی بیشی میں مقدار مقرر نہیں کی گئی۔ کیونکہ زیادہ کھانے والے بھی ہوتے ہیں اور کم کھانے والے بھی۔ ہر ایک کو کھلی اجازت ہے مگر تا کید یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کھانا چیلنا منع ہے۔





لیکن ظاہر میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غذا ہضم ہوگئی ہے کیونکہ وہ خون میں شامل ہو جاتی ہے لیکن علم الطب و علاج کی رو سے صحیح معنوں میں غذا اس وقت تک ہضم نہیں ہوتی جب تک وہ خون سے جدا ہو کر جسم پر مترشح ہو اور پھر طبیعت اس کو جذب کر کے جزو بدن بنا دے۔ غذا کو خون بنتے تک اگر گیارہ بارہ گھنٹے صرف ہوتے ہیں تو جزو بدن ہونے تک تین چار گھنٹے اور رخص ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح غذا کا درمیانی وقفہ کے متعلق سمجھ لیں، چاہے کہ جب تک ایک وقت کی کھائی ہوئی غذا خون بن کر جزو بدن نہ ہو اس وقت تک دوسری غذا نہیں کھائی جاوے کیونکہ جو غذا ہضم ہو رہی ہے اس کی طرف پورے جسم و روح اور خون و رطوبت کی توجہ ہے۔ جب بھی اس ہضم کے دوران میں کوئی بھی غذا کھائی جائے گی تو جو توجہ اول غذا کی طرف ہے وہ یقیناً نئی غذا کی طرف لگ جائے گی۔ اس طرح اول غذا پوری طرح ہضم ہونے سے رہ جائے گی اور جہاں پر رہی ہے وہاں پڑی رہنے سے متعین ہو جائے گی اور یہ تعین باعث امراض ہوگا۔

اسی اصولاً اور نظر تاجندرہ سولہ گھنٹے اس پر عمل کرنا انتہائی مشکل ہے۔ اس لئے اطباء اور حکماء نے اس وقت کو زیادہ اہمیت دی ہے جس وقت ہضم میں تیزی اور طبیعت کی توجہ زیادہ ہو یہ صورت اس وقت قائم ہوتی ہے۔ جب غذا چھوٹی آنتوں سے بڑی آنتوں میں اتر جائے۔ اس عرصہ میں تقریباً چھ سات گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ دوسرے معنوں میں اس طرح سمجھ لیں کہ جب تک غذا کے ہضم میں خون کی مختلف رطوبات شامل ہوتی رہتی ہیں اس وقت تک دوسری غذا نہیں کھائی جاوے کیونکہ اس طرح وہ رطوبات جو ہضم غذا میں شامل ہوتی ہیں رک جاتی ہیں اور اس طرح وہ خراب اور نامکمل رہ جاتی ہے

گویا کہ تندرست انسان میں کم از کم چھ سات گھنٹے وقفہ رہنا اس کے درمیان لازمی اور یقینی امر ہے ورنہ صحت کا قائم رہنا ناممکن ہے۔

جس طرح اسلام میں روزہ فرض ہے۔ ہر سال پورے ایک ماہ کے روزے بالغ اور صحیح الدماغ انسان پر فرض ہیں۔ ہر روز صبح سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے شروع ہوتا ہے اور سورج غروب ہونے کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ اس حساب سے روزے کا وقفہ تیرہ چودہ گھنٹے سے پندرہ سولہ گھنٹے بن جاتا ہے۔ اس وقفہ پر اگر غور کیا جائے تو یہ چلتا ہے کہ ہر سال میں ایک ماہ کے روزے رکھنا ہضم غذا کے مکمل نظام کو چلانا اور قائم کرنا ہے۔ اس دوران سارے جسم کی مکمل صفائی ہو کر خون کی بیانی طور پر مکمل ہو جاتا ہے اور تمام عشاء کے افعال اور مفردا عشاء (اسپیج) درست ہو جاتے ہیں۔

بہر حال سب سے زیادہ اہمیت یہ ہے کہ وقت مقرر کے بعد ندرہ رکھا جاسکتا ہے اور نہ وقت مقرر سے پہلے کھولا جاسکتا ہے۔ گویا کہ روزہ رکھ لینے کے بعد ہر قسم کا کھانا جینا بالکل بند بلکہ کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھنا بھی اچھا خیال نہیں کیا جاتا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ روزہ دار کے سامنے کھانا اور جینا نہیں چاہیے۔ بہر حال ماہ رمضان المبارک میں غذا پورے طور پر کنٹرول ہو جاتی ہے لہذا مسافر اور مرلیض کو غذا کھانے کی اجازت ہے اور ان کو تاکید ہے کہ وہ اپنے روزوں کو سکون اور صحت کے زمانے میں پورا کر سکتے ہیں۔

اگر اس حقیقت کو سامنے رکھا جائے کہ قرآن الکریم کا نزول بھی ماہ رمضان المبارک میں ہوا تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام کی ابتداء کنٹرول غذا سے ہوتی ہے اور جو لوگ کنٹرول غذا کرتے ہیں ان کو فطرتی اور پرہیزگار کہتے ہیں۔

## علاج کے اہم اصول

مرض بذات خود کوئی شے نہیں صرف صحت ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس کے قائم نہ رہنے کا مہر ہے۔ صحت ایک امو فطر ہے۔ ہے جو کہ قانون قدرت کے ماتحت عمل کرتی ہے۔ مرض کے علاج میں غذا بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ لہذا دواء کے استعمال کے دوران اور اس کے علاوہ بھی ان اصولوں پر عمل کرنا یقیناً آپ کے لئے ضرور مفاد مند ثابت ہوگا۔

1- علاج کے متعلق اہم بات یہ ہے کہ علاج غذا سے کیا جائے یا دواء سے یا پھر کسی اور مدد کو مد نظر رکھا جائے۔ اس وقت تک علاج ممکن نہیں ہے جب تک خون کے اجزاء چاہے وہ اخلاط کو مد نظر رکھ کر مکمل کئے جائیں یا سانس کے نظریہ کے مطابق جسم کے عناصر نہ صرف پورے ہوں بلکہ درست صورت میں ہوں۔ کیونکہ حقیقت میں علاج صرف خون کا ہونا ہے اور خون غذا سے بنتا ہے جب کہ دواء وغیرا شیا تو صرف خون میں کیفیات (تیزی) پیدا کر کے نکل جاتی ہیں۔

2- خون پیدا کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ خون میں جو خلط یا عنصر کم ہو اس کو پورا کرنے کے لئے ان ہی غذا سے استعمال کیا جائے جن میں وہ خلط اور عنصر پایا جاتا ہے اور صحت کے لئے بھی یہ یقینی طریقہ علاج ہے بلکہ جوانی اور طاقت کے لئے بھی یہی طریق کامیاب ہے۔

3- خون پیدا کرنے کے لئے غذا یہ استعمال کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ پہلے پیٹ کا تعفن ختم کر لیا جائے۔ کیونکہ تعفن کا خاتمہ ہے کہ جب وہ کسی غذا سے ملتا ہے تو اس

جیسا کہ قرآن الکریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "روزے تم پر فرض ہیں جیسے پہلے لوگوں پر فرض تھے تا کہ تم حقیقی اور پیریزگار بن جاؤ"

جو لوگ جائز اور اپنی حلال کمائی اللہ تعالیٰ کی مرضی (کنٹرول) کے بغیر استعمال نہیں کرتے۔ وہ دوسروں کی دولت کی طرف کیسے آنکھ اٹھا کر دیکھ سکتے ہیں؟ بس یہی تقویٰ اور پیریزگاری ہے۔ اس تقویٰ اور پیریزگاری اور طاقت و رضائے الہیہ کو مد نظر رکھیں اور غور کریں کہ ان اللہ لا یحب المرصون

(بے شک اللہ تعالیٰ بلا ضرورت خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا)۔

اللہ تعالیٰ جو تمام قوتوں اور طاقتوں کا خالق ہے جس سے اس کی محبت نہ رہے گی تو پھر اس کو قوت و طاقت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

یقیناً اسی لئے غذا میں ضرورت کا احساس اور تصور انتہائی ضروری بات ہے اور عین حقیقت و فطرت ہے۔ باقی رہا غذا کا توازن یعنی قسم قسم کی غذا کھانی چاہیے۔ اس کے لئے مزاج و ماحول اور وقت و طبیعت کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ یہ سب کچھ بالاعضاء ہی تسلی بخش طریق پر عمل میں آسکتا ہے۔ البتہ اس حقیقت کو خاص طور پر مد نظر رکھیں کہ جس قسم کی بھی غذا ہو اس کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ حلال اور طیب ہو۔

☆☆☆☆

قال رسول الله ﷺ: "علاج كبريا يقدى اللهى همى"۔ "لا يضر، يجرى، زجان، حر، حرا، ج"۔

"جس نے علاج کیا اور اس سے قبل وہ طیب (علاج) کے علم سے واقف نہ تھا تو (ہمہ صورت) وہ اس کا ذمہ دار ہے۔"۔ "جس، ذی، ہلہ، زسانی، زجان، ج"

کوبھی متعفن کر دیتا ہے۔ اسی طرح غذا بجائے خون بننے کے ضائع ہو جاتی ہے۔

- 4- تعفن ختم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ بھوک پیدا کی جائے بلکہ شدید بھوک پیدا کر دی جائے۔ کیونکہ شدید بھوک سے پتہ چلتا ہے کہ جسم کو طلب غذا کا احساس ہو رہا ہے۔ اسی طرح شدید بھوک کی حالت میں اول معدہ غذا کو ہضم کرنے کے لئے نہ صرف خالی ہوتا ہے بلکہ آئندہ ہضم کے لئے بھی تیار ہوتا ہے۔ دوم شدید بھوک میں معدہ جاؤدہ جسم کی فضول رطوبات کو جذب اور صاف کر کے پھر خون میں شامل کر دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی شدید بھوک میں مگر معزاً اور حرارت پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے جس سے خون گرم ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔ کھانے کی لذت کا احساس ہوتا ہے۔ بس یہی تعفن ختم ہونے کی علامت ہے۔

- 5- تندرستی برقرار رکھنے کے لئے غذا وقت پر اور شدید بھوک میں کھائیں۔ یعنی جب غذا کا مقررہ وقت ہو جائے تو اس وقت شدید بھوک کا ہونا ضروری ہے۔ اگر بھوک نہ ہو تو آئندہ وقت پر چھوڑ دیں۔ اگر تھوڑی بھوک ہو تو مزاج و طبیعت کے مطابق پھل، شہد کا شربت یا شہین وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ یہی تسلی کے لئے کافی ہے۔

- 6- تندرست انسان میں کم از کم چھ سات گھنٹے وقت ہونا چاہیے۔ لیکن مریض کے لئے وقت بڑھایا بھی جاسکتا ہے اور شدید بھوک بہترین وقت ہے لیکن اگر چھ سات گھنٹے سے پہلے شدید بھوک لگے تو سمجھ لیں کہ مریض میں کمزوری کا احساس ہو رہا ہے۔ ایسے مریض کی غذا میں مکھن اور گھی وغیرہ کا ضرورت کے مطابق اضافہ کر دیا جائے اور غذا کے وقت زیادہ سے زیادہ غذا ہو۔

یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ معدہ میں غذا تین چار گھنٹے میں مکمل ہضم ہوتی ہے پھر چھوٹی آنتوں میں ہضم کے لئے پورے چار پانچ گھنٹے لیتی ہے۔ اس کے بعد بڑی آنتوں میں غذا ہضم ہونے کے لئے چھ سات گھنٹے لگ جاتے ہیں۔

اس طرح تندرست انسان میں مکمل بارہ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ مگر مریضوں میں زیادہ وقت خرچ ہو جاتا ہے بعض وقت مریضوں میں غذا کئی کئی دنوں تک معدہ اور آنتوں میں متعفن اور زہرین کر پڑی رہتی ہے۔ اس لئے تعفن اور زہر کا ختم کرنا نہایت ضروری ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ روزہ کم از کم بارہ گھنٹے سے چودہ اور سولہ گھنٹے کا ہونا ہے تاکہ جب غذا ہضم ہو کر خون نہ بن جائے روزہ نہیں کھلانا چاہیے۔ یہی روزہ کی خوبی کا سراور اور راز ہے اس لئے جب روزہ نہ ہو تو روزہ کے نصف وقت غذا لینی چاہیے۔ جو کم از کم چھ سات گھنٹے بنتے ہیں جو کہ غذا کے لئے ضروری وقت ہے۔

7- شدید بھوک پر جسم ہلکا پھلکا ہو کر اس میں لذت و مسرت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ نادل گھٹتا ہے اور نہ ہی بچتی ہوتی ہے۔ جب پیٹ بوجھل ہو اس میں ریاح اور رطوبت اور بے چینی ہو، غذا نہیں کھانی جاسکتے۔ ایسے لوگوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ پیٹ میں درد ہو رہا ہے یا پیٹ پھولا ہوا ہے مگر وہ غذا کھا رہے ہیں۔ ایسا کرنا دانتوں سے قبر بناتی ہے۔

یاد رکھیں کہ جب تک تکلیف رفع نہ ہو غذا نہ دیں، البتہ اگر کمزوری کا شدید احساس ہو تو قبوہ، پھلوں کا جوس اور رقیق شوربا وغیرہ دے سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ضرورت کے مطابق سائمن، ویسی اڈے، میٹھا یا مینٹن شہد کا شربت، اور شہد یا صرف ہلکا

تھمکن پانی بھی دے سکتے ہیں۔ قیوہ میں لیٹوں ٹھوکر دینا بھی بے حد مقوی شے ہے۔

8- غذا ہمیشہ تازہ ہونی چاہیے بلکہ اس میں اس کی تازگی کی خوشبو ہونی چاہیے۔ جس کو قرآن الکریم طیب غذا فرماتا ہے۔ جس غذا میں بویا بیک ہو ایسی غذا میں ہرگز نہیں کھانی جائیں کیونکہ یہ پیٹ میں جا کر فاسف یا زہر میں تبدیل ہو کر باعث مرض اور نقصان دہ ہوتی ہے۔

9- غذا طیب (خوشبودار) ہونے کے ساتھ حلال بھی ہونی چاہئے۔ یعنی جن اٹھویں کو اسلام نے حلال لکھا ہے۔ چھ چبک مرہہ جا نور خون، سو رکا کوشت، بغیر کبیر کے جانور اور رشوت وغیرہ۔ یہ اٹھویں خون میں نساہ و لہفن اور زہر پیدا کرتی ہیں جن کا نتیجہ خونی کس امراض میں ظاہر ہوتا ہے۔

10- غذا میں شراب اور دیگر نیشیات کا اثر نہیں ہونا چاہیے شراب غذا میں بہت جلد لہفن پیدا کرتی ہے جو جسم میں نساہ اور نقصان کا باعث بنتا ہے اسی طرح دیگر نیشیات وغیرہ قلب و عضلات کے افعال کو کمزور کر دیتے ہیں اور معدہ و نظام انہظام وغیرہ کو بھی مفلوج کر دیتے ہیں جس سے غذا کا انہضم شراب ہو جاتا ہے پھر رفتہ رفتہ جسم میں اس کا زہر پیدا ہوتا ہے جس سے ذہن مفلوج جاتا ہے یا امراض وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

11- آخر میں پھر یہی تاکید کی جاتی ہے کہ

(۱) غذا روزانہ زندگی کا عمل اور جزو ہے اور اس سے خون پیدا ہوتا ہے۔

(۲) دویات ہمارے غذا کا جزو نہیں ہیں اور نہ ہی ان سے خون بنتا ہے۔

(۳) مکمل و مستعمل اور صحیح و کامیاب علاج صرف مکمل اور صحیح خون اور غذا سے ہو سکتا ہے۔

دوا مبارک ہوں سے عارضی اور ترقی اور نقصان رسا علاج ہوتا ہے۔

(۴) امراض صرف مفرد اعضاء (انسجہ) کے بگاڑ سے پیدا ہوتے ہیں جو خون اور غذا کے نقص سے شراب ہوتے ہیں سان ہی کے درست کرنے سے امراض رفع ہو جاتے ہیں۔

(۵) امراض و علامات دونوں میں فرق کرنا چاہئے علامات کو دبا نہیں چاہئے امراض کے علاج سے علامات خود بخود رفع ہو جاتی ہیں۔

(۶) علاج بالغذا میں ہدیت بھوک، وقت پر غذا اور صحیح غذا کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

(۷) ٹھنڈی بھوک سے غذا انہضم ہوتی ہے اور خون پیدا ہوتا ہے۔

(۸) اگر بغیر بھوک کے غذا کھائی جائے تو انہضم نہیں ہوتی، پڑی رہتی ہے اور زہر بن جاتی ہے۔

(۹) قدرتی گھی انسانی زندگی ہے لیکن بغیر بھوک کے انہضم نہیں ہوتا قدرتی گھی کے استعمال نہ کرنے سے خونی کس امراض جیسے امراض قلب، تپ دق، دل ہوا پٹائس، فاج، ذیابٹیس، اینیسا، جوش خون، کینسر، ایڈ ز اور زہنوں وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ اصول صحت کا اہم جزو ہے

(۱۰) اس حقیقت کو بھی مدنظر رکھیں کہ سونے سے کم اہم تین چار گھنٹے قبل کھانا کھایا جائے

ورنہ غذا انہضم ہو جاتی ہے جس سے طبیعت میں بیماریاں اور ذہن بوجھل ہو جاتا ہے جس سے مختلف امراض و علامات وغیرہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔

(۱۱) اسی طرح غذا کھانے کے فوراً بعد غسل نہیں کرنا چاہیے جس سے صحت اور تندرستی باطل ہو جاتی ہے۔

(۱۲) ہر کام میں میانہ روی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا عبادت ہے۔

کیونکہ اس میں ہی تندرستی و شفا و راحت و برکتیں ہیں۔

## علم النبض اور قانون مفرد اعضاء

علم الطب وبن علاج میں حقیقت امراض اور علامات کی صحیح و مکمل تشخیص کے لیے علم نبض سب سے اہم اور ضروری امر ہے کیونکہ نبض شرائن کا ایسا محرک ہے جو براہ راست قلب (دل) کے انقباض (سکڑنے) اور انقباض (پھیلنے) سے اس میں پیدا ہوتی ہے جس سے حالت صحت اور حالت مرض کا پتہ چلتا ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

### فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضاً

(ان کے دلوں میں بیماری ہے پس بڑھا دیا اللہ عزوجل نے ان کی بیماری کو)

کیونکہ تمام امور کا اثر سب سے پہلے دل پر ہوتا ہے۔ چاہے وہ جسمانی امراض ہوں یا روحانی امراض یعنی دل سے ہی ان کے حالات کا پتا چلتا ہے۔ جس کے بارے میں رحمت و دعا اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "انسان کے جسم میں ایک قطرہ ہے جاگر وہ ٹھیک ہے تو انسان ٹھیک ہے جاگر وہ بیمار ہے تو انسان بیمار ہے۔ خیر و اذی ہو دل ہے" (م) ان حقائق سے ثابت ہوا کہ علم نبض کے بغیر کسی قسم کی مکمل تشخیص ناممکن ہے۔

نبض دیکھنے کا صحیح طریق: یہ ہے کہ طیب اپنی چاروں انگلیاں مرہلیں کی کلائی کے جوڑے نیچے انگوٹھے کی طرف اور شہادت کی انگلی بیچھے کی ہڈی کے نیچے کی طرف جوڑ چھوڑ کر یعنی جوڑے کے ساتھ شریان نبض پزنی کے ساتھ برابر رکھے اور پھر شریان کی دھرکن (حرکت) کا باخبر احساس (امتحان) کرے۔

بنیادی علم نبض: کیفیات اور مزاج کے لحاظ دا اعتبار سے نبض کی بنیادی طور پر

چار اقسام ہیں۔

حقیقتاً جو لوگ ان تحقیقات کو باغور پڑھیں (سمجھیں) گے اور ان پر عمل کریں گے۔ وہ نہ صرف خوفناک امراض اور دردناک تکالیف سے بچے رہیں گے بلکہ قزوٹ سے عرصہ میں خود بھی ایسے معالج بن جائیں گے۔

ہمارے ملک میں امراض قلب، ٹی بی (تپ دق و سل)، ذیابیطس (شوگر)، انیمیا، کینسر (سرطان)، برقان (چپا ناٹس)، اور جوش خون (بلڈ پریشر) وغیرہ امراض اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ ہر کاری اعداد و شمار کے مطابق لاکھوں افراد ہر سال ان میں گرفتار ہو کر مر جاتے ہیں لیکن کوئی فرنگی ڈاکٹر حکومت کو ان غیر فطری ہیئت اودیات سے روکنے کا مشورہ نہیں دیتا۔ اس طرح دولت کے ساتھ ساتھ ملک اور قوم کا نقصان بھی ہو رہا ہے۔

☆☆☆☆

**انتہیاء!** یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ فرنگی طب (ایلیپتھی) اور ماڈرن سائنس کی جدید (ماڈرن) جہالت کا غبار اور مصنوعی اثر دنیا میں پھیل گیا ہے اور غلط عقیدوں کو لایا گیا ہے کہ یہ سائنسی ہے جبکہ علم الطب (قانون قدرت و وقیرت) کے متعلق اعلیٰ میں کہا جاتا ہے کہ یہ زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ درحقیقت ایسا نہیں ہے اس لیے یقیناً یہ مکمل علمی اور حقیقی سائنسی تحقیقات اس غلط عقیدوں کا صحیح جواب ہے گویا یہ دنیا اور انسانی زندگی میں عظیم انقلاب سے دو رہل ہے تحقیقات فرنگی طب (ایلیپتھی) اور ماڈرن سائنس کے لیے ایک زبردست چیلنج ہے۔ (انشاء اللہ عزوجل)

✽ ہر قسم کی بس کیلئے یا دی بی بی بس سٹوانے کے لیے اس پتہ پر رابطہ کریں ✽

جلیل الدین ہسپتال بلڈنگ، چنگ اندو بازار لاہور  
042-7640094, 0333-4275783  
ajmal\_kudusw@btm.aic.uw.edu\_und\_kudusw@icrf.orac.uw.edu

عثمان پیلی کیشنز

3- عضلاتی نبض: خشکی کی نبض شرف (اوپر) اور صلب ہو یعنی مکمل بھری اور ابھری ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اس کا مقام تیسری انگلی اور اس کے گرد نواح ہے۔ خشکی کی نبض قوام کے لحاظ سے سرخ یعنی ہوا کی مانند بلند ہوگی۔ یہ دل و عضلات کے امراض اور علامات کو ظاہر کرتی ہے جب کہ یہ تری (طوبات) اور زخم کی کمی کا اظہار کرتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

(i) عضلاتی مخاٹی (خشک سرد): جو درمیان والی دو انگلیوں میں سے تیسری انگلی پر زیادہ اور دوسری انگلی پر نسبتاً کم شو کر لگائے۔ یہ خشکی کے ساتھ کم گرمی کا اظہار کرتی ہے۔  
(ii) عضلاتی قشری (خشک گرم): جو تیسری انگلی پر زیادہ اور چوتھی انگلی پر نسبتاً کم شو کر لگائے یہ خشکی کے ساتھ کم گرمی کا اظہار کرتی ہے۔

4- قشری نبض: گرمی کی نبض طویل (لمبی) اور ضیق یعنی ہار یکے محسوس ہو۔ اس کا مقام چوتھی انگلی اور اس کے گرد نواح ہے۔ گرمی کی نبض قوام کے لحاظ سے لمبی کی مانند تیز ہوگی۔ یہ جگر اور معدنہ قلعہ کے امراض اور علامات کو ظاہر کرتی ہے جب کہ یہ سردی اور سوداہ کی کمی کا اظہار کرتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

(i) قشری عضلاتی (گرم خشک): جو چار انگلیوں میں سے چوتھی انگلی پر زیادہ اور تیسری انگلی پر نسبتاً کم شو کر لگائے۔ یہ گرمی کے ساتھ کم خشکی (ریاح) کا اظہار کرتی ہے۔  
(ii) قشری اعصابی (گرم تر): جو چاروں انگلیوں یا چوتھی انگلی پر زیادہ اور پہلی انگلی تک نسبتاً کم شو کر لگائے۔ یہ گرمی کے ساتھ کم تری (طوبات) کا اظہار کرتی ہے۔  
بس یہی حقیقی و بنیادی علم نبض ہے۔

1- اعصابی نبض: تری کی نبض نیچے یا گہرائی میں ٹٹولے سے ملتی ہے یا کہیں بھی محسوس نہ ہوئی ہو۔ اس کا مقام پہلی انگلی اور اس کے گرد نواح ہے۔ تری کی نبض قوام کے لحاظ سے پائی کی مانند رقیق (لین) ہوگی۔ یہ دماغ و اعصاب کے امراض و علامات کو ظاہر کرتی ہے۔ جب کہ یہ ریاح (ہوا) اور خشکی کی کمی کا اظہار کرتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

(i) اعصابی قشری (تر گرم): جو پہلی انگلی پر زیادہ اور باقی انگلیوں پر نسبتاً کم شو کر لگائے۔ یہ یا یہ چوتھی انگلی تک گہرائی میں رطوبات (تری) کے ساتھ کم گرمی کا اظہار کرتی ہے۔  
(ii) اعصابی مخاٹی (تر سرد): جو پہلی انگلی پر زیادہ اور دوسری انگلی پر نسبتاً کم شو کر لگائے۔ یہ یا یہ دوسری انگلی تک گہرائی میں رطوبات (تری) کے ساتھ کم سردی کا اظہار کرے گی۔

2- مخاٹی نبض: سردی کی نبض قصیر (چھوٹی) اور عرض (چوڑی) محسوس ہوتی ہے۔ رگ رگ چٹیل یا ٹل کھاتی ہوئی معلوم ہوگی۔ اس کا مقام دوسری انگلی اور اس کے گرد نواح ہے۔ سردی کی نبض قوام کے لحاظ سے لیسید اور موٹی ہوتی ہے۔ یہ طحال (تلی) اور معدنہ جاذب کے امراض و علامات کو ظاہر کرتی ہے جب کہ یہ گرمی (حرارت) اور صفراء کی کمی کا اظہار کرتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

(i) مخاٹی اعصابی (سرد تر): جو پہلی دو انگلیوں یعنی دوسری انگلی پر زیادہ اور پہلی انگلی پر نسبتاً کم شو کر لگائے۔ یہ سردی کے ساتھ کم تری (طوبات) کا اظہار کرتی ہے۔  
(ii) مخاٹی عضلاتی (سرد خشک): جو درمیان والی دو انگلیوں میں سے دوسری انگلی پر زیادہ اور تیسری انگلی پر نسبتاً کم شو کر لگائے۔ یہ سردی کے ساتھ کم خشکی (ریاح) کا اظہار کرتی ہے۔



## غذائی ہدایات اور چارٹ

### (i) محرک دماغ و اعصاب غذا نہیں

#### 1) اعصابی تفری (ترگرم):

دودھ گائے، بقدر گھی، بھکر، ولیہ، (بکری کا دماغ (مغز)، ٹینڈے،

حلوہ کدو، گاجر، موگرے، (زیرہ سفید، ہلکی سیاہ مرچ بلدی نمک) میں پکا کر کھائیں۔

حلوہ گاجر، جھلقد، ہرے گاجر، مرہ، بیٹون، پیٹھا کی مٹھائی، کھویا، گرما، گئے کا رس،

اُبلد، ہولہوس گاجر، ہوجی کا حلوہ، بڑ بوزہ، (سونف، ملٹھی کا جو شانہ)

☆ ملٹھی، سونف، تخم گاجر، قسط شیریں، مغز بوزہ، کھویا، سوچی بریاں اور

دبئی گھی کو (خالص شہد میں) حسب ضرورت ملا کر کھائیں۔

#### 2) اعصابی مٹھائی (ترسرد):

دودھ اونٹنی، بکھن، کوشٹ، بھیدرا، کوش، گھیا توری، شالیم، گھیا کدو، چتندہ،

مولی، بکڑی، (لاپچی خورد، ہنز دھنیا) میں پکا کر کھائیں۔

سا کوانت کی کبیر، گاجر کی کبیر، کولڈن سب، ہردا، امرود، ٹیٹھے، کیلا، ہملک، ٹیک، فالودہ،

مرہ بیٹی شربت لاپچی، (لاپچی خورد، تخم ترب کا جو شانہ)

☆ مغز کدو، لاپچی خورد، گل گاؤ زبان، تخم مولی، مرہ بیٹی، مغز ہند اور کھن

کو (شکر میں) حسب ضرورت ملا کر کھائیں۔

تخت کڑک ہے۔ ان کا طبی رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور بوس میں شدید ہوتی ہے۔ اس لیے جسم پر

اس کا اثر قوت مزیزی پیدا کرتا ہے۔ جس سے صالح قوت بنتی ہے جو کہ طبی حالت میں صحت کی

علامت ہے جب کہ غیر طبی (کمی تیشی) کی صورت میں زیریامرض اور علامات پیدا کرتا ہے۔

تیزاب کی ذائقہ یا مزہ کے لحاظ سے دو صورتیں ہیں۔

(i) اگر اس میں خشکی (ریاح) کے ساتھ کم سردی ہوگی تو اس کا ذائقہ ترسرد ہوگا یعنی ہر ترش چیز

خشک سرد (عضلاتی مٹھائی) ہے اور یہ کیویا تھیرات رکھتی ہے۔

(ii) اگر اس میں خشکی (ریاح) کے ساتھ کم گرمی ہوگی تو اس کا ذائقہ کڑوا ہوگا یعنی ہر کڑوی چیز

خشک گرم (عضلاتی تفری) ہے اور مٹھائی اثرات رکھتی ہے۔

4۔ نمک (سالت): نمک گرمی کی پیداوار ہے اور جب اس کا استعمال کیا جاتا ہے تو

جسم میں حرارت اور صفراء (ایکٹن) پیدا ہوتا ہے۔ یہ سائت کے لحاظ سے درمیانی (بحر بحری)

ہوتی ہے ان کا طبی رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور بوس میں حدت ہوتی ہے۔ اس لیے جسم پر اس کا

اثر حرارت مزیزی پیدا کرتا ہے جس سے صالح حرارت بنتی ہے جو کہ طبی حالت میں صحت کی

علامت ہے جب کہ غیر طبی (کمی تیشی) کی صورت میں زیریامرض اور علامات پیدا کرتا ہے۔

نمک ذائقہ یا مزہ کے لحاظ سے دو صورتوں میں پایا جاتا ہے۔

(i) اگر اس میں گرمی (حرارت) کے ساتھ کم خشکی ہوگی تو اس کا ذائقہ چرپا ہوگا۔ یعنی ہر چرپی

چیز گرم خشک (تفری عضلاتی) ہے اور یہ کیویا تھیرات رکھتی ہے۔

(ii) اگر اس میں گرمی (حرارت) کے ساتھ کم تر (طوبت) ہوگی تو اس کا ذائقہ نمکین ہوگا یعنی

ہر نمکین چیز گرم تر (تفری اعصابی) ہے اور مٹھائی اثرات رکھتی ہے۔



## (ii) محرک طحال وغدہ و جاؤ بہ (مخاطی) غذائیں

(3) مخاطی اعصابی (سروت):

جو کادید، چاول کی کھیر، جو کی روٹی، پنے سفید، (دھنیا) میں پکا کر کھائیں۔  
 (شم اچہ بی کرما)، سبب، انا شیریں، مسمی، مغز پستہ، برابوز، گوکوشہ، خوبانی، بھنٹ،  
 پھیکے پھل وغیرہ، چھلکا اسپول، مرہ بہ سبب، ستو (آبی جو)، شربت صندل،  
 (صندل سفید اور گل سرخ کا جو شاندہ)

ہلہ چہار مغز، صندل سفید، مغز پستہ، گل سرخ، گل کاسی، گل بنفشہ، خوبانی اور سیبہ جو  
 کے بریاں آئے کو کوزہ ہسری میں حسب ضرورت ملا کر کھائیں۔

(4) مخاطی عضلاتی (سرد خشک):

دہی، بھجلی، کھنار، مڑ، سری پائے، (خشخاش، انا رادانہ) میں پکا کر بقدر  
 ضرورت کھائیں۔ (کئی کا تیل) کئی کی روٹی، پیڑ، چاول کی فرنی، آسی، روغن بنولہ،  
 انار، آلو بخارا، جاپانی پھل، پھل برگلہ، کینو، ناشپاتی، لوکات، کچھ کھجے پھل، مرہ بہ  
 آملہ۔ (صندل سرخ، انار رادانہ کا جو شاندہ)

ہلہ پھل اریشہ برگلہ، آلو بخارا، مرہ بہ آملہ، دہی انڈے کی سفیدی، مغز بنولہ  
 اور پیڑ کو (کوزہ ہسری میں) حسب ضرورت ملا کر کھائیں۔

## (iii) محرک دل و عضلات غذائیں

(5) عضلاتی مخاطی (خشک سرد):

گائے کا گوشت، پنے سیاہ، کڑی، (ٹماٹر، الا پچی کلاں) میں پکا کر  
 کھائیں۔ (ناریل کا تیل)، حلیم، ہرکہ، باجرہ کی روٹی، مین کے لڈو اور بی، لیوں،  
 جامن، مالنا، کھوپرا، اناس، سنترہ، انجیر، اعلیٰ، کچھ ترش پھل، کھنجن، مرہ بہ ہریڑ۔  
 (الا پچی کلاں، خوب کلاں کا جو شاندہ)

ہلہ انجیر، ناریل، الا پچی کلاں، خوب کلاں، مرہ بہ ہریڑ اور سیاہ پنے کے  
 مین بریاں کو حسب ضرورت ملا کر کھائیں۔

(6) عضلاتی قشری (خشک گرم):

گوشت، پکڑے، بھنٹے ہوئے پنے، مین کی روٹی، ایلے ہوئے دہی  
 انڈے، دہی اچار کر لیے، مینتی، دہی سروس کا ساگ، پنے کی ڈال، (بیاز، لوگ،  
 دار چینی، جاڑی، جاکٹل، کلونجی، مینترے، بالوں) میں پکا کر کھائیں۔ (تیل  
 سروس)، انگور، چٹنوزے، کشمش، مرہ بہ حظل، تمان، (لوگ، دار چینی کا جو شاندہ)  
 ہلہ کلونجی، کشمش، مغز چٹنوزے، مینتی، جاڑی، قرظیل اور مرہ بہ  
 حظل (تمان) کو (شہدخالص میں) حسب ضرورت ملا کر کھائیں۔

## (iv) محرک جگر وغدہ و ناقہ (قشری) غذائیں

(7) قشری عضلاتی (گرم خشک):

دہی انڈے، گوشت بکرا، دہی سرخ اور پندوں کا گوشت، پالک، (سرخ  
 مرچ و بزمبرج، اجوائن دہی، بسن، تیز پات، مگال، سنڈھ) میں پکا کر کھائیں۔

## پاکستان طبیبی فارما کو پیا

### (i) محرک دماغ و اعصاب ادویات

#### (1) اعصابی قشری (ترگریم):

محرک: مٹلھی اور سہاگہ ہر ایک چار چار حصہ سفوف بنالیں۔

خوراک: دو ماشہ سے چار ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

شدید محرک: محرک اعصابی قشری میں شیر بردار ایک حصہ اضافہ کر لیں۔

خوراک: اماشہ سے دو ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

ملین: شدید محرک اعصابی قشری میں ربوہ چینی چار حصے زیادہ کریں۔

خوراک: دو رتی سے اماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

مسہل: ملین اعصابی قشری میں شیر خشک اسلٹ (مکیبیا) آٹھ حصے اضافہ کر دیں

خوراک: دو ماشہ سے چار ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

مٹھی: ابریشم، مغز بوزہ، تخم گاجر، کدھرہ، سونف، مغز پونجا، مریدتیون، کھویا

ہر ایک برابر وزن سفوف بنالیں یا روغن گاؤ میں بطریق لوب تیار کریں۔

خوراک: ایک تولہ سے دو تولہ تک حسب ضرورت دیں۔

اکسیر: کھرباشمی اور ربوہ خطائی برابر وزن مثل شبار کھل کر لیں۔

خوراک: نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

تریاق: شیر بردار ایک حصہ، ہلدی سرخ سات حصے شامل کر لیں۔

(تارامیرا کاتیل)، پودینہ کی چٹنی، چھوہارے، اخروٹ، سوگی۔

(اجوائن دیسی، خشک پودینہ کا جوشانہ)

☆ مغز اخروٹ، چھوہارے سوگی، سنڈھ، ہلکھو اور دیسی انڈے (زردی) کو

دیسی شہد میں حسب ضرورت ملا کر کھائیں۔

#### (8) قشری اعصابی (گرم تر):

گوشت ڈنبہ، نمکین دلیہ، ہاتھو، شملہ مرچ، (کالی مرچ، ادراک، ہلدی،

نمک) میں پکا کر کھائیں۔ (تلون کاتیل)، آم شیریں، شہوت، مرہ ادراک، موہڑ

منقی، قدرتی شہد، دودھ بکری، نمکین شربت شہد، مغز بادام، کھجور، روغن بادام، تخم

مغز نیم، کسٹر آئل۔ (ہرگ سناہ کی، تخم کوء کا جوشانہ)

☆ مغز بادام شیریں، کھجور، بتل، موہڑ، منقی، مرہ زنجبیل، مرہ آم اور

ہلدی کو شہد خالص، (دیسی گھی) میں حسب ضرورت ملا کر کھائیں۔

☆☆

نوٹ: درود سلام و استغفار کی مداومت اور روزانہ سیر کریں۔ حلال و طیبہ اغذیہ کا استعمال

اور ہڈت بھوک میں کھانا کھائیں۔ (اہلہ و اتانہ پانی استعمال کریں)۔

☆ ہر قسم کے جذبات غم، غصہ، پریشانی، تکبر، بخل، حرص، جھوٹ، فیہیت

اور مصنوعی، غیر فطری اشیاء کی سبب، فاری ویدہ کی اشیاء، بوتلیں، ہتا سٹیگی، (کوئنگ آئل)،

بکری کی اشیاء روزانہ غسل، بہار منہ پانی، خشکدک، عرف، نشیات اور اونی بائیٹیکس میڈیسن

وغیرہ اور (x) سب پر تیز ہے ۱۱۱

خوراک: اماشہ سے دو ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

ماہ الحیات: ملٹھی، ہونف، تخم گاجر، انجمون، تمام ہر ابرو وزن ملا کر بدستور طریق عرق اروغن اشربت یا جو شاندرہ تیار کریں۔ خوراک حسب ضرورت دیں۔

(۲) اعصابی مخاطمی (ترسرد):

محرک: شورہ قلمی دو حصے، سمندر جھاگ چار حصے سفوف بنالیں۔

خوراک: نصف ماشہ سے اماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

شدید محرک: محرک اعصابی مخاطمی میں گل مدار دو حصے اضافہ کر لیں۔

خوراک: نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

ملین: شدید اعصابی مخاطمی میں گل مویا آٹھ حصے ملا لیں۔

خوراک: ایک ماشہ سے دو ماشہ تک حسب ضرورت کے مطابق دیں۔

مسہل: ملین اعصابی مخاطمی میں پوست رنہ آٹھ حصے ملا دیں۔

خوراک: دو ماشہ سے چار ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

مقوی: مغز کدو، گاؤ زبان، الائچی خورہ مغز رنہ، تخم ترب، مرہ سیب، تخم تربوز، گل مویا۔ ہر ایک برابر وزن کو چینی کے قوام میں بطریق المعروف بوب تیار کریں۔

خوراک: اتولہ سے دو قولہ تک حسب ضرورت دیں۔

اکسیر: جھرا لہجودہ، الائچی خورہ برابر وزن کو ربا کرکے مثل غبار کھل کر لیں۔

خوراک: دورتی سے اماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

تریاق: الائچی خورہ، لوبان کوریہ، گل مدار، پوست رنہ، ہر ایک برابر وزن کا سفوف

بنالیں۔ خوراک: دورتی سے چار رتی تک حسب ضرورت دیں۔

ماہ الحیات: گل گاؤ زبان، گل مویا، الائچی خورہ، تخم ترب تمام ایشیاہ برابر وزن کو بطریق عرق اروغن اشربت یا جو شاندرہ تیار کریں۔ خوراک حسب ضرورت دیں۔

(ii) محرک طحال و غدہ مخاطمی ادویات

(۱) مخاطمی اعصابی (سرد):

محرک: طباشیر نقرہ، تخم کاسنی ہر ایک برابر وزن یا چار حصہ سفوف بنالیں۔

خوراک: اماشہ سے چار ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

شدید محرک: محرک مخاطمی اعصابی میں تمام دوہ کا نصف حصہ کشنیز ملا لیں۔

خوراک: دو ماشہ سے چار ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

ملین: شدید محرک مخاطمی اعصابی میں گل سرخ آٹھ حصے ملا لیں۔

خوراک: دو ماشہ سے چار ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

مسہل: ملین مخاطمی اعصابی میں تقویا دو حصے شامل کر لیں۔

خوراک: اماشہ سے دو ماشہ تک حسب ضرورت دیں۔

مقوی: صندل سفید دو حصے، مغز پستہ دو حصہ، موملی سفید ایک حصہ، گل بنفشہ ایک حصہ،

مغز خیاریں، حصہ، ثعلب مصری دو حصہ، ورق نقرہ حسب ضرورت کو چینی کے قوام میں

بطریق غیرہ تیار کریں۔ خوراک: اتولہ سے دو قولہ تک حسب ضرورت دیں۔

اکسیر: کشتہ قلمی ایک حصہ، ورق نقرہ نصف حصہ، کشتہ سرمہ سفید چوتھائی حصہ کو مثال غبار کھل کر لیں۔ خوراک: دورتی سے چار رتی تک حسب ضرورت دیں۔

تریاق: بیش مدبر چوتھائی حصہ، صندل سفید دو حصہ ملا لیں۔

خوراک: دورتی سے چار رتی تک حسب ضرورت دیں۔

ماہالھیات: صندل سفید، گل سرخ، گل بنفشہ، گل کاسنی ہر ایک ایک حصہ کو بطریق عرق اروغن اشربت یا جوشانہ تیار کریں۔ خوراک: حسب ضرورت دیں سکتے ہیں۔

(۲) مخاطی عضلاتی (سر و خشک):

محرک: آملہ خشک چار حصہ اور سنگ تراج دو حصہ ملا لیں۔

خوراک: دورتی سے ایک ماش تک حسب ضرورت دیں۔

شدید محرک: محرک مخاطی عضلاتی میں پھسکوئی بریان برابر وزن شامل کریں۔

خوراک: چار رتی سے ایک ماش تک حسب ضرورت دیں۔

ملین: شدید مخاطی عضلاتی میں شانترہ برابر وزن شامل کر لیں۔

خوراک: اماش سے دو ماش تک حسب ضرورت دیں۔

مسهل: ملین مخاطی عضلاتی میں تخم عشق پتچہ (کالا دانہ) برابر وزن ملا لیں۔

خوراک: ایک ماش سے دو ماش تک حسب ضرورت دیں۔

مقوی: مرہ آملہ، مرہ ہلیلہ، نارچیل دریائی، بچل برگ، خشکاش، انار دانہ، مغز پستہ بہ دانہ

ہر ایک چار چار حصہ میں بلا در (بھلا نون) چوتھائی حصہ ملا کر چینی کے قوام میں بطریق

خمیرہ تیار کریں۔ خوراک: اتولہ سے دو تولہ تک حسب ضرورت دیں۔

اکسیر: کشتہ نقرہ نصف حصہ، کشتہ سرمہ سیاہ نصف حصہ، صندل مروارید، کشتہ پینٹہ

سرخ، مرجان ہر ایک برابر وزن کو مثال غبار کھل کر لیں۔

خوراک: ارتی سے دو رتی تک حسب ضرورت دیں۔

تریاق: صندل سرخ دو حصہ، ایٹون چوتھائی حصہ، دم الاخوانن احصہ کوملا لیں۔

خوراک: دورتی سے چار رتی تک حسب ضرورت دیں۔

ماہالھیات: صندل سرخ، انار دانہ، ریشہ برگ، زرشک تمام ادویہ برابر وزن کو بطریق

عرق اروغن اشربت یا جوشانہ تیار کریں۔ خوراک: حسب ضرورت دیں۔

### (iii) محرک دل و عضلات ادویات

(i) عضلاتی مخاطی (خشک سرد):

محرک: مازوہتر دو حصہ اور مغز کرنبوہ دو حصہ ملا لیں۔

خوراک: چار رتی سے ایک ماش تک حسب ضرورت دیں۔

شدید محرک: محرک عضلاتی مخاطی میں دانہ لالچی کلاں برابر وزن ملا لیں۔

خوراک: دورتی سے ایک ماش تک حسب ضرورت دیں۔

ملین: شدید عضلاتی مخاطی میں ہلیلہ سیاہ سوختہ (بریان) برابر وزن ملا لیں۔

خوراک: دو ماش سے چار ماش تک حسب ضرورت دیں۔

مسهل: ملین عضلاتی مخاطی میں ہریز جلا برابر وزن ملا لیں۔

خوراک: اما شد سے دو ماشیک حسب ضرورت دیں۔

مقوی: تریبھلہ سوختہ، انجیر، خوب کلاں، ناریل دو دو حصہ میں کثرت تحقیق چوتھائی حصہ کو چینی کے قوام میں بطریق اطراہٹیل تیار کریں۔

خوراک: ایک تولد سے دو تولد تک حسب ضرورت دیں۔

اکسیر: کثرت تحقیق حصہ، زہرہرہ خطائی حصہ، کثرت فولا دو حصہ، کثرت حسمت دو حصہ، گیرودو حصہ کو شمال غبار کھل کر لیں۔

خوراک: ایک رتی سے دو رتی تک حسب ضرورت دیں۔

تریاق: سم الفارہ حصہ، کثرت فولا دو حصہ، الاچھی کلاں دس حصہ کو ملا لیں۔

خوراک: ارتی سے دو رتی تک حسب ضرورت دیں۔

ماہا حیات: الاچھی کلاں، مازوہز، خوب کلاں، اہلی برابر وزن کو بطریق عرق اروغن ا شربت یا جوشاندہ تیار کریں۔ خوراک حسب ضرورت دیں سکتے ہیں۔

(۲) عضلاتی قشری (خشک گرم):

محرک: قرنفل ایک حصہ اور اچینی تین حصے دونوں کا سفوف بنالیں۔

خوراک: چار رتی سے ایک ماشیک حسب ضرورت دیں۔

شدید محرک: محرک عضلاتی قشری میں جلوتری دو حصے ملا لیں۔

خوراک: چار رتی سے ایک ماشیک حسب ضرورت دیں۔

ملین: شدید محرک عضلاتی قشری میں مہر ہم وزن شامل کر لیں۔

خوراک: چار رتی سے ایک ماشیک حسب ضرورت دیں۔

مسہل: ملین عضلاتی قشری میں آٹھ حصے قنفل (تماں) شامل کر لیں۔

خوراک: دو رتی سے آٹھ رتی تک حسب ضرورت دیں۔

مقوی: کچلہ مدبر، جانفل، جلوتری، لوگ، دارچینی، کھوچی، عتقرقاہ، مغز چلغوزہ، تخم ملیحی، رائی سرخ، کشمش ہر ایک ایک حصہ، مصطکی روی چوتھائی حصہ میں شہد خالص ملا کر بطریق عجون تیار کریں۔ خوراک: اما شد سے دو ماشیک حسب ضرورت دیں۔

اکسیر: شکر فروی ایک حصہ اور مرکی تین حصہ کو مثال غبار کھل کر لیں۔

خوراک: ایک رتی سے نصف ماشیک حسب ضرورت دیں۔

تریاق: تخم پیاز یا اجوائن دیسی حسب ضرورت لے کر کسی چینی کے برتن میں ڈال کر اس میں تیزاب گندھک اتنا ڈالیں کہ دوا تر ہو جائے تیزاب سوکھنے کے بعد کھل کر کے سنبھال لیں۔ بس تیار ہے۔

خوراک: دو رتی سے چار رتی تک حسب ضرورت دیں۔

ماہا حیات: قرنفل، دارچینی، بانچھڑ، کھوچی، برابر وزن کو بطریق عرق اروغن ا شربت یا جوشاندہ تیار کریں۔ خوراک حسب ضرورت دیں سکتے ہیں۔

(iv) محرک جگر و غدہ قشری ادویات

(1) قشری عضلاتی (گرم خشک):

محرک: اجوائن دیسی اور تیز پات دونوں ہم وزن سفوف بنالیں۔











آجائے یا بگڑ جائے یا ٹرک جائے یا کسی اور طرف چلا جائے تو یقیناً وہاں علم تھا ہو جاتا ہے  
 کو یا کہ حقیقی علم ایک عید ربط و تسلسل کا نام ہے۔ مگر نہ علم کے مطابق عمل نہ کیا جائے یعنی  
 قول کے مطابق فعل نہ ہو تو نہ صرف علم و فن میں رکاوٹ دیا ڈھیرا ہو جاتا ہے بلکہ کسی بھی علم  
 کے ربط و تسلسل میں انفرادیت قائم نہیں رہتی۔ اس طرح علم و فن کی نشوونما اور ارتقا اور ترقی و  
 اصلاح ٹرک جائے گی اور یہ دوسرے غیر فطری اصولوں کے سہاروں پر آجائے گا۔  
 (استغفر اللہ العظیم)۔ جیسا کہ القرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے کہ

فطرت اللہ التي فطر الناس عليها لا تدبيل لخلق الله ذلك

الدين القيم، ولكن اكثر الناس لا يعلمون (۳۰-۲۱/۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جس پر لوگوں کو پیدا کیا گیا اللہ عزوجل کی بنائی چیز نہ  
 بدلانا۔ سچی عید صادقین ہے۔ اور بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

☆ انجماء والاطباء اور اہل علم و صاحب فن کے لیے سمجھنے والی حقیقت یہ ہے کہ اگر  
 تاریخ پس مہر کے اعتبار و لحاظ سے تو نحو پرانہ و نئے تو سلسلہ پہ سلسلہ جن مراحل سے  
 گزرنے کے بعد یہ ضابطہ حیات و الاطلاق یا علم طب و فن نظریہ القانون مفردا عشاء مکمل  
 ہوا۔ اس میں بنیادی اور بنیادی خوبی یہ ہے کہ یہ طب قدم میں تہجد یلہ و تحقیق سے حاصل ہوا  
 ہے یعنی طب قدم کی تکمیل و تانید کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اصلاح و اضافہ کیا گیا۔  
 اس کی اہمیت و وسعت کو اپنایا گیا اور حقیقی تشخص و مالدیت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اسی طرح  
 طب قدم کے تمام بنیادی اور لازمی قانون کو ہی اجاگر کیا گیا ہے۔ گویا کہ طب قدم کی  
 بنیاد کو ہی نظریہ القانون مفردا عشاء بنایا گیا ہے۔ کیونکہ بنیادی طور پر طب قدم اور نظریہ  
 القانون مفردا عشاء میں ڈڑہ برابری بھی فرق نہیں ہے یعنی طب قدم اور نظریہ القانون مفردا

اعشاء کی بنیاد ایک ہی ہے۔ بے شک بنیادی طور پر یہی قانون قدرت کا اہم حصہ اور ماہور  
 فطرت کی جان ہے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)

☆ جانتا چاہیے کہ علم الطب نظریہ القانون مفردا عشاء اپنی ابتدائی نشوونما اور ارتقا  
 کے دوران میں علم مورطیہ کے اہم اصول چار ارکان، چار مزاج، چار اخلاط، چار اعشاء  
 ، چار ارواح، چار قوتوں اور چار انحال وغیرہ کچھ اور بھی صورت تین نظریہ پیے فنی طور پر عمل کیا  
 گیا جس کی وجہ سے اس میں حقیقی و بنیادی علم کے مطابق عمل کا ربط و تسلسل نہ رہا۔ کیونکہ  
 نظریہ القانون مفردا عشاء ابھی اپنے ارتقا و تکمیل کے مراحل سے گزر رہا تھا پھر یہ مختلف  
 تفسیر فرما کر طے کرنا ہوا انجماء کو پہنچنے پہنچنے چار نظریہ کی علمی و فنی صورت اختیار کرتے  
 ہوئے پایا۔ تکمیل کو پہنچا۔ جو کہ فطری و حقیقی علم کے مطابق عمل کا مکمل بنیادی حصول بن  
 گیا تو ثابت ہوا کہ چار مفردا عشاء میں تین نظریہ کا عمل بھی بانی و جہرہ و حکیم انقلاب وہ  
 اللہ علیہ کا ہے جو کہ مکمل اور احوال ہے کیونکہ اس میں علمی و فنی ربط و تسلسل کہیں بھی نہیں پایا جاتا  
 جبکہ چار مفردا عشاء میں چار نظریہ کی حسین علمی صورت و عمل کو بھی بانی و جہرہ و حکیم انقلاب  
 وہ اللہ علیہ نے ہی پیش کیا ہے۔ یہی کمال و مکمل ہے کہ جس میں ربط و مضبوط اور نظم و تسلسل  
 قائم ہے گویا کہ تین کا مکمل نظریہ بھی بانی و جہرہ و حکیم انقلاب وہ اللہ علیہ کا ہے جبکہ چار کا مکمل  
 نظریہ بھی بانی و جہرہ و حکیم انقلاب وہ اللہ علیہ ہی کا ہے۔

☆ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نظریہ القانون مفردا عشاء کی جامعیت و کاملیت کو سمجھا جائے  
 اور اس کے کلیات کو اپنایا جائے نہ کہ جزویات کا سہارا لیا جائے کیونکہ کلیات میں ہی تمام  
 جزویات خود بخود آجاتے ہیں یا یوں سمجھیں کہ مرض کو مد نظر رکھا جائے نہ کہ علامات کو سمجھنے  
 میں دقت ضائع کیا جائے اور نہ ہی دور و فروع کو مد نظر رکھا جائے کیونکہ مرض کو سمجھنے سے تمام



**بیان اور تفسیر**

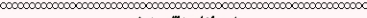
**بیماریوں اور صحت کے لیے غذائی اجزاء کی اہمیت:**  
 غذائی اجزاء جسم کو توانی دیتے ہیں اور صحت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اگر غذائی اجزاء کی کمی ہوگی تو جسم بیمار ہوگا اور صحت خراب ہوگی۔

**غذائی اجزاء کی اہمیت:**  
 غذائی اجزاء جسم کو توانی دیتے ہیں اور صحت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اگر غذائی اجزاء کی کمی ہوگی تو جسم بیمار ہوگا اور صحت خراب ہوگی۔

**غذائی اجزاء کی اہمیت:**  
 غذائی اجزاء جسم کو توانی دیتے ہیں اور صحت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اگر غذائی اجزاء کی کمی ہوگی تو جسم بیمار ہوگا اور صحت خراب ہوگی۔

**غذائی اجزاء کی اہمیت:**  
 غذائی اجزاء جسم کو توانی دیتے ہیں اور صحت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اگر غذائی اجزاء کی کمی ہوگی تو جسم بیمار ہوگا اور صحت خراب ہوگی۔

**غذائی اجزاء کی اہمیت:**  
 غذائی اجزاء جسم کو توانی دیتے ہیں اور صحت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اگر غذائی اجزاء کی کمی ہوگی تو جسم بیمار ہوگا اور صحت خراب ہوگی۔



**بیان اور تفسیر**

**بیان اور تفسیر:**  
 بیان اور تفسیر کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

**بیان اور تفسیر:**  
 بیان اور تفسیر کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

**بیان اور تفسیر:**  
 بیان اور تفسیر کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

**بیان اور تفسیر:**  
 بیان اور تفسیر کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

**بیان اور تفسیر:**  
 بیان اور تفسیر کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

**ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان)**

**ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان):**  
 ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان) کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

**ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان):**  
 ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان) کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

**ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان):**  
 ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان) کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

**ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان):**  
 ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان) کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

**ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان):**  
 ظہریہ ناکھن مقررہ اعداد (مجموعی طلب پاکستان) کے لیے مناسب الفاظ اور جملے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

SINPLEORGAN'S PHYSIC WORLD WIDE FOR SYMBOL OF SUCCESS

ہیسیا ٹائٹس ایک خطرناک مرض  
لیکن یہ لا علاج نہیں

پیدا ہونے سے پہلے B اور C کا مکمل علاج

اور دائمی امراض قلب و سینه، دیابت، دماغ، ہائیڈروما، امراض دماغ، اعصاب، علاج امراض عقلیات  
امراض جگر و طحال، ہلکے و درد، بخار، ہلکی بخس امراض انجیلیاتی دائمی یا نیم دائمی امراض کے مریضوں کے لیے

اب آپ کے شہر  
سایہیوال میں  
**خوشخبری**

بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہرین کی زیر نگرانی  
ہر اتوار صبح 10:00 بجے تا دوپہر 12:30 بجے  
بمقام: 243- اے نزد جامع مسجد ایوب مین مارکیٹ فتح ٹیڑھی کالونی سایہیوال

**PROF. DR. AL-SHAIKH MUHAMMAD RAFIQUE ALNAJEE**  
(Gold Medalist)

Chief Consultant General Physician & Cardiologist (INTERNIST)  
Consult. for Golden Remedy: 0092-40-4482799, 0300-6927032, 0344-6875354

اور تمام با اہلہ و نہلہ کے لیے ضروری افراد کا خصوصی اور نجی علاج

**JAMIA TIBBIA (College & Hospital) SAHIWAL.**

**J.T.C.H.S. Institute of Education for Science & Technology.**

**J.T.C.H.S.** Institution of Education for Science & Technology.

All Pakistan Tibbia Association (Regd.) / Al-Tibbia Pharma (Regd.) Pakistan.  
E-mail: alshajee@gmail.com  
E-mail: jtcshsaheer@gmail.com

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تَدْرِي لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ (الفرقان الحکیم)

**Authorized** Providing Quality Education With Quality of Teachers  
Becoming Worldwide Recognized & International

**جامعہ طبیہ کالج و ہسپتال (سایہیوال)**  
**JAMIA TIBBIA (College & Hospital) SAHIWAL.**

Regd. # 289410 Govt. of Pakistan. (0092)040-4482799, 0300-6927032, 0344-6875354

 <b>MANPOWER &amp; TECHNICAL ENGINEERING</b>	<b>URDU-HINDI &amp; PAK-ENGLISH</b>	<b>TECHNICAL ARTS &amp; MEDICAL FACULTY</b>	 <b>ACADEMIC, JUDICIAL &amp; JOURNALISM</b>
<b>TEXTILES &amp; AGRICULTURE TECHNOLOGY</b>	<b>COMPUTER SCIENCES &amp; I.T. SKILLS</b>	<b>BUSINESS &amp; COMMERCE</b>	<b>PROFESSIONAL &amp; LATEST TRENDS</b>
<b>IELTS &amp; MODERN LANGUAGES</b>	<b>TOURISM &amp; TRANSPORT</b>		

Admission Class of Year: F.Sc./Tibbia-Jamiat (PT), D.H.M.S., D.F.E.S., & All Science & Technology (General) & Year: D.A.E., D.M.S., B.Sc. (International Course), Degree & Short, M.B.B.S. (5 Year General Course) (Programme) & Year: D.E., Ph.D., M.P., D.M.S., B.M.T., D.M.L.T., D.G.L.T., D.R.T., D.E.A., B.S.T., D.M.T., D.A.T., D.M.L.T., & D.M.S. etc. & Month for 1 Year / Alternative Medical System, DSH (Diploma Course) & All Postgraduate & I.T. Courses. etc. J.T.C.H.S. City Campus & Y. Road, SAHIWAL. E-mail: jtcshsaheer@gmail.com 0344-6875354

**J.T.C.H.S.** Institution of Education for Science & Technology.

**NATIONAL INSTITUTE FOR TIBB. (PAKISTAN)**  
قومی ادارۃ الطب

ALL-PAKISTAN TIBBIA ASSOCIATION (ISRA) GOVT. OF PAKISTAN  
AL-TIBBIA PHARMA PAKISTAN

Conducted: **AL-NAJEE (WAOF) PAKISTAN (Regd.)**  
Trust-1- Foundation for Life & Simploorgan's Science.  
B.P.R.C.D Reg. # RP 486 / RP 2707, FERNIN # 3786976-7, Govt. of Pakistan.

E-mail: alnajee@pakdetan@gmail.com

Ms

AL-NAJEE (WAQF) PAKISTAN (Regd), TRUST-I-FOUNDATION FOR LIFE- Magnificence of the Humanity is Actually an Instigating and Welfare Institution Whose intention is knowledge of "God" (Allah the Almighty) To Approach the dignity of "God" (Allah the Almighty) and His worship. SECONDLY, To help the deserving and means of deprived People in order to redress Their Grievances, Educationally, Financially and by Medical (Ibbi) aid and To kill Their infertority complex and enable them a useful person Who can play active role in the Society. You should join us to get blessings of "God" (Allah the Almighty) in this World and hereafter by your sincerity donation and Resources (means) for prosperous of the Society.

As the following most Important Blistions in the Worldwide for your all kinds of the Complete Guidance... (a name.com)

"MAY ALLAH THE ALMIGHTY BLESS & FAVOUR OF THIS." (AAEMEEN) SIMPLEORGAN'S SCIENCE-

This is Natural, Effective, Safe and Simple Method of the Treatment. Which is Latest and More Successful of the World. All other treatments are less than this.

In this, due to the do's of: of all Muscular Tissues, Epithol at Tissues, Nervous T issues and Mucus (connective) Tissues, The diseases appears in Heart (cardiac) & Muscles, Liver & Exocrine Glands, Brain (cerebral) & Nerves and Spleen & Endocrine Glands of the Chronic (perstual) Symptoms, for Example, All kinds of Stomach (digestion) symptoms, Diabetes, Tubercia Bacillous (T.B.), Asthma, Allergies, Hemorrhoids, Obesitys, Cancer, HIV & Aids, Hepatitis (A,B,C,D,E), Paralysis, Convulsion, Blood-pressure, Tumours, Sores, Reduction of visual (cataract), Tabid (peakedness), All kinds of chronic Anaemia, Premature-senility, Infectiouss, Chronic Cataracts (Influenza) Pains (doulour), Fever (fall all kinds), Chronic Weakness (sickly), Syphilis, Gonorrhoea, Scrofula, Leucoderma (leprosy), All kinds of Skn & Sex (Male & Female) symptoms: Sterility (infecundity), Abortic symptoms, All chronic Gravelis, Psychologic and Narcotic symptoms, Antibiotic symptoms and all kinds of the Pestifrous Diseases ETC.

"PURPOSE:" The any kind of the Diseases Physica OR Spiritual, Chronic OR New, Scientific and Complete Treatment is Certainly Possible in this Method of the Treatment. "(GOLDEN REMEDY)"

This is Magnificent and Unique Invention for: "Human being." So to say." This is Great Revolution in the World. Write: P.O.Box # 95, SAHRAWAL-57000 (PAK). "MAY ALLAH THE ALMIGHTY BLESS & FAVOUR OF THIS." (AAEMEEN)

<http://www.alnajee.com> . Write: P.O. Box # 95, Sahrawal-57000 (Pakistan)

Call: (0092) 040-4462799, 0300-6921032, 0344-6815354

C. A/c # 2555-8, N.B.P. District Courts Br. Sahrawal, (0373) Pakistan.

Al-S.N.R.#C. A/c # 432, P.P.C.B.L. City Br. Sahrawal, (PAK) (Not Valid For Court)

الناجی

کری

افضل الشیخ محمد الناجی

الناجی

الناجی الباکستان

Regd. #: RP 466 / RP2-0

**AL-NAJEE (WAQF) PAKISTAN**  
**TRUST-I-FOUNDATION FOR LIFE**  
**& Simpleorgan's Science.**

<http://www.alnajee.com> , Write: P.O. Box # 95, SAHRAWAL-57000(PAK)  
 Call: (0092) 040-4462799, 0300-6921032, 0344-6815354

C. A/c # 2555-8, N.B.P. District Courts Br. Sahrawal, (0373) Pakistan

اللہ تعالیٰ کو مانتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیے گئے ہیں۔  
**الناجی (پاکستان)** : حقیقت میں علمت انسانیت کی ایک ایسی تحریک اور لاقی ادارہ جس کا نصب العین ایک طرف مخلوق خدا کو معرفت الہیہ سے روشناس کرانے اور دوسری طرف ہر انسان کی معراج تک پہنچانا اور دوسری طرف تحقیق اور وسائل سے محروم افراد کی اخلاقی، طبی، مالی اور تعلیمی امداد فراہم کر کے ان کے احساس کسٹری کو خوش کرنا اور وہی معاشرے میں فعال کردار ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

آئیے! ہمارے ساتھ قدم سے قدم ملائے اور معاشرے کو خوشحال بنانے کے لیے اپنے مالی وسائل اور عطیات پر غلوں سے خدمت انسانیت کیلئے وقف کر کے ادارہ کی رجسٹریشن حاصل کریں۔ (مستطوفالہ)

<http://www.alnajee.com> , Write: P.O. Box # 95, SAHRAWAL-57000(PAK)  
 243-A, Near Masjid Ayyub, Main Market, Fatah Sher Colony, SAHRAWAL

Al-S.N.R.#C. A/c # 432, P.P.C.B.L. City Br. Sahrawal, (PAK) (Not Valid For Court)

اللہ تعالیٰ



